بتائید ملک الغفور الصبور رسالہ بہیہ مولود السرور

مسمّی بہ

باسمہ سبحانہ یہ رسالہ شریفہ کہ مشتمل اکثر اخبار معتبرہ پر ہے جناب معلی القاب
فضائل و فواضل مآب حقائق پناہ دقائق آگاہ جناب سید رمضان علی صاحب
زادت معالیہ و بورکت ایامہ ولیالیہ نے نحیف کو بعض بعض مقام میں سنایا اور
اکثر مقام و مجلسوں میں بھی مطالعہ میں آیا فی الواقع کہ ترتیب خوب و اسلوب مرغوب پر لکھا گیا
اور اکثر حالات مختصرہ حضرت سید کائنات پر محتوی ہے حق سبحانہ تعالی مولف رسالہ
کو جزائے خیر دے اور کافہ مومنین کو اس رسالہ عجالہ سے نفع یاب کرے وہو ولی التوفیق

مطلع النور فی مولود النبی الاطہر

حرّرہ بیمناہ الوازرۃ الداثرۃ خادم الشریعۃ الطیبۃ
الطاہرۃ علی محمد
فی الاخرہ

علیٌ مع الحق
والحق مع علیٍ

او فی کتابہ بہا
سنہ ۱۲۸۹ھ

بمطبع حسینی اثنا عشری بحسن سعی میر عابد علی رضوی + باہتمام میر محمد تقی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نور بنورہ کل نور و انزل النور علی النبی المحبور وجعلہ تبیانا
لکل شیء و تفصیلا و ھادیا الی الحق و مرشدا دلیلا و صلی اللہ علی سید المرسلین
محمد و آلہ المطلعین علی تفصیلہ و اجمالہ اما بعد مخفی نرہے کہ اس ہیچمیرز عاصی سید
لطف علی ابن سید شاہ علی نواسہ سید قطب الدین حسن خان اسکنہم اللہ بحبوحۃ الجنان نے حسب درخواست و
ارشاد بعض احباب کی یہ رسالہ در بیان ذکر ولادت جناب خیر الانام رسول ملک علام علیہ الاف التحیۃ و السلام
بین قلت فرصت و کثرت مشاغل و مکروہات تالیف کیا امید ناظرین سے یہی ہے کہ مولف کو بدعای خیر یاد فرماوین
اور جہان کہین سہو و خطا ہو بذیل عفو مستور کرکی اصلاح فرماوین فان العفو عن کرام
الناس ما مامول و معہود و کلان اشرع فی المقصود بعون الملک المعبود اور نام اس رسالہ
کا مطلع النور فی مولد النبی المحبور رکہا اور دو مجلسون پر منقسم کیا مجلس اول بیچ بیان حالات عالم انوار
و ولادت حضرت رسول مختار و ذکر بزرگان حضرت مین اور اسمین تین فصلین ہین فصل پہلے بیان
حالات عالم انوار مین فصل دوسری بیان حالات اسلاف آنحضرت مین فصل تیسری بیان ولادت
باسعادت حضرت رسالت مین مجلس دوسرے بیان حالات انوار و قبل ولادت و بعد ولادت و معراج
وغیرہ مین اور اسمین نو فصلین ہین فصل اول بیان خلقت و حالات نور حضرت مین بطور روایات حکیم
فصل دوسری بیان احوال سطیح کاہن مین فصل تیسری ذکر ولادت حضرت رسالت مآب
مین اور ذکر وقائع امور عجیبہ کہ جو وقت باسعادت آنحضرت کے واقع ہوئی ہین اور بیان شمائل با فضائل

و تجربت بدن ان حضرت مین فصل چوتھی بیان رضاعت مین فصل پانچوین بعض مناقب و خصائص
حضرت مین فصل چھٹی بیان حال معراج مین فصل ساتوین بیان معنی امی مین فصل آٹھوین
بیان حال اسلام و ایمان مع فضائل والدین جناب رسالتمآب و حضرت ابوطالب مین بموجب آیات و تفسیر یقین
فصل نوین بیان فضائل زیارت آنحضرت و نماز زیارت و زیارت مع تفصیل ایام مخصوصہ کہ جنمین زیارت آنحضرت
پڑھنا چاہیے واللہ ولی التوفیق وھو خیر معین و رفیق مجلس پہلی بیان حال عالم انوار رسول
مختار و ذکر ہاشم و عبد المطلب و عبد اللہ و ولادت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین فصل
پہلے بیان حالات عالم انوار حضرت رسول مختار مین ورد فی بحار الانوار ان اللہ عز وجل لما
خلق العرش کتب علی قوائمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین علیہ
السلام بحار الانوار مین وارد ہی بہ تحقیق کہ جب خدای نے پیدا کیا عرش تو لکھا ستون عرش پر لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین یعنے کوئی معبود نہین بجز ایک معبود برحق کے اور جناب رسالتمآب
محمد مصطفے نبی برحق ہین اور جناب ولایت مآب علی مرتضی وصی مطلق و بادشاہ مومنین ہین و لما
خلق اللہ عز وجل الماء کتب فی مجراھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین
اور جب خدای عز وجل نے پیدا کیا پانی کو تو خداوند نے منبع آب مین تحریر فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ علی امیر المومنین و لما خلق اللہ عز وجل اللوح کتب فیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ علی امیر المؤمنین اور جب خدای عز وجل نے لوح پیدا کی تو اوسمین یہی کلمات رقم فرمائے و
لما خلق اللہ عز وجل اسرافیل کتب علی جبہتہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی
امیر المؤمنین اور جب خدا نے اسرافیل کو پیدا کیا تو اونکی پیشانی پر یہی ارقام فرمایا و لما خلق اللہ
عز وجل جبرئیل کتب علی جناحہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین
اور جب خدا نے جبرئیل کو پیدا کیا تو اونکے پرون پر یہی لکھا و لما خلق اللہ السموات کتب
فی اکنافہا لا الہ الا اللہ الی آخرہ اور جب خدا نے آسمانونکو پیدا کیا تو اوسکی اطراف و اکناف پر
کلمہ مذکور رقم فرمایا و لما خلق اللہ عز وجل الارضین کتب فی اطباقہا لا الہ الا اللہ
الی آخرہ اور جب خدا نے طبقات زمین کو پیدا کیا تو طبقہ زمین پر کلمہ مذکورہ رقم فرمایا و لما خلق اللہ
الجبال کتب علی رؤسہا لا الہ الا اللہ الی آخرہ اور جب خدا نے پیدا کیا پہاڑون کو تو اونکے
سرون پر یہی کلمات رقم فرمائی و لما خلق اللہ الشمس کتب علیہا لا الہ الا اللہ الخ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ اور جب خدا نے چاند پیدا کیا تو اوس پر بھی یہی کلمہ رقم فرمایا وھو السّواد
الَّذِی تَرَوْنَہٗ فِی الْقَمَرِ اور یہ وہی سیاہی ہے جو تم لوگ مہتاب میں دیکھتے ہو فَاِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَلْیَقُلْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہِ پس جب کوئی تم میں سے
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے پس چاہیے کہ کہے امیر المومنین ولی اللہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اٰدَمُ وَنَفَخَ مِنْ رُّوْحِہٖ اِلْتَفَتَ اٰدَمُ یَمْنَۃَ الْعَرْشِ فَاِذَا
ھِیَ خَمْسَۃُ اَشْبَاحٍ فَقَالَ یَا رَبِّ ھَلْ خَلَقْتَ قَبْلِیْ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا قَالَ لَا اور جناب
رسالت مآب نے فرمایا کہ جب پیدا ہوئے حضرت آدم تو متوجہ ہوئے جانب راست عرش پس پانچ
نور دیکھے عرض کی کہ اے پروردگار آیا تو نے میرے قبل بھی اقسام بشر سے کسیکو پیدا کیا ہے حکم
ہوا کہ نہیں قَالَ فَمَنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ اَرٰی اَسْمَاۤئَھُمْ فَقَالَ ھٰؤُلَاءِ خَمْسَۃٌ مِّنْ
قِسْمَتَ لَوْلَاھُمْ مَا خَلَقْتُکَ وَلَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ وَلَا الْعَرْشَ وَلَا الْکُرْسِیَّ وَ
لَا الْاَرْضَ وَلَا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَلَا الْجِنَّ وَلَا الْاِنْسَ عرض کی حضرت آدم نے پس یہ کون بزرگوار
ہیں کہ جنکے انوار اور اسمائے پاک جانب راست عرش کی دیکھتا ہوں فرمایا حق تعالیٰ نے یہ پانچوں شخص
تیری اولاد سے ہونگے اگر نہوتے یہ تو نہ پیدا کرتا میں تمہیں اور نہ بہشت نہ دوزخ اور نہ عرش و کرسی اور
نہ زمین و آسمان اور نہ ملائکہ اور نہ جن و انس ھٰؤُلَاءِ خَمْسَۃٌ شَقَقْتُ لَھُمْ اِسْمًا مِّنْ اَسْمَاۤئِیْ
اور ان پانچوں ناموں کو میں نے اپنے ناموں سے مشتق کیا ہے فَاَنَا الْمَحْمُوْدُ وَھٰذَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا
الْاَعْلٰی وَھٰذَا عَلِیٌّ وَاَنَا الْفَاطِرُ وَھٰذِہٖ فَاطِمَۃُ وَاَنَا ذُو الْاِحْسَانِ وَھٰذَا الْحَسَنُ
وَاَنَا الْمُحْسِنُ وَھٰذَا حُسَیْنٌ یعنے میرا نام محمود ہے اور یہ محمد اور میں اعلیٰ ہوں اور یہ علی اور
میں فاطر ہوں اور یہ فاطمہ اور میں ذوالاحسان ہوں اور یہ حسن اور میں محسن ہوں اور حسین ہے
ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت بابرکت جناب رسالت مآب میں
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے جب حضرت آدم کو خلق کیا اور حکم دیا ملائکہ کو سجدہ کیا سب نے
حضرت آدم کو سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا تب حق تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا اَسْتَکْبَرْتَ
اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ یعنے آیا تکبر کیا تو نے یا ہوا تو عالین سے یعنی بلند رتبہ لوگوں سے پس یا
حضرت وہ لوگ کون ہیں کہ جنکو حق تعالیٰ نے عالین فرمایا ہے حضرت نے جواب دیا کہ وہ لوگ ہم اور
علی اور فاطمہ و حسنین ہیں کہ حق تعالیٰ نے قبل ولادت حضرت آدم دو ہزار سال ہم پانچ شخصوں کو پیدا

... انت جناب رسالتمآب مین منقول ہے کہ خداوند کریم نے حضرت حوا کو ایک دندہ آدم سی پیدا کیا
تو حضرت آدم اوسوقت خواب مین تہی جب بیدار ہوئی تو دیکہا کہ حضرت حواؑ اونکی پاس بیٹہی ہین پوچہا
تم کون ہو اوسوقت وحی کی خداوند عالم نے کہ یہ کنیز میری ہی اور تو بندہ میرا ہی ای آدمؑ تم خواستگار ہی
کرو حوا کی مجہسے اور مہر اوسکا دو آدمؑ نے عرض کیا کہ پروردگارا کیا ہی مہر اوسکا فرمایا کہ مہر اوسکا یہ ہی
کہ درود بہیجو محمد اور آل محمد پر دس مرتبہ پس حوا کو تزویج کیا اونسی اور صلوات بہیجی آدمؑ نے محمد اور
آل محمد پر قاضی خداوند عالم تہا اور عقد کنندہ جبرئیل علیہ السلام اور گواہان ملائکہ مقربین تہی
اور ملائکہ پشت سر اونکی ایستادہ تہی تب آدمؑ نے عرض کی کہ پروردگارا ملائکہ پشت سر کہڑی ہونیکی کیا
وجہ ارشاد ہوا کہ بسبب اوس نور کے کہ تمہاری پشت مین ہے پہر دعا کی حضرت آدم نے کہ اس نور کو
میری سامنی قائم کر کہ ملائکہ سامنی میری کہری ہون پس حق تعالی نے نور محمدی کو انگشت شہادت
حضرت آدمؑ مین اور نور جناب امیرؑ کو انگشت میانہ مین اور نور جناب فاطمہؑ کو اوسکی بعد کی اونگلی مین اور
نور حسنؑ کو انگشت کوچک مین اور نور حسین کو انگشت مہین مین اونکی قائم کیا المختصر ہمیشہ یہ نور حضرت آدم سے
ساطع رہتا تہا مانند آفتاب تا اینکہ حضرت شیث پیدا ہوئی پس وہ نور اونکی پیشانی مین آیا اور حضرت آدمؑ
نے اونسی عہد و پیمان لیا حفاظت نور پر نور کا اور منتقل کرنے کا ارحام مطہرہ مین پہر حضرت جبرئیلؑ
نے بحکم رب جلیل عقد اونکا ایک حوریہ کی ساتہ کیا اور اونسی انوش پیدا ہوئی اور اسیطرح سے اونسے
عہد و پیمان لیا اسیطرح پر وہ نور ارحام مطہرہ اور اصلاب پاکیزہ مین منتقل ہوتا آیا تا اینکہ جب نوبت
معات عبد مناف پہونچا تب اونہون نے حضرت ہاشم سے عہد و پیمان لیا کہ اس نور اقدس کو ضائع نکرنا
بلکہ رحمہای پاکیزہ زنان صالحہ و مسلمہ و نجیبہ مین سپرد کرنا پس حضرت ہاشم نے قبول عہد کیا اسی وجہ
سے اکثر بادشاہون نے اپنی اپنی لڑکیون کی واسطے درخواست کی اور طمع مال ہی بہت دی مگر آپ
راضی نہوتی تہی اور کعبہ مین اکثر طواف کرتی تہی اور بہوکون کو کہانا کہلاتی تہی اور ننگون کو کپڑا پہناتی
تہے اور ہر صاحب احتیاج کے حاجت کو روا کرتے تہی اور ایک سال مکہ مین قحط عظیم ہوا اور آپ کے
پاس کچہ نتہا کہ ضیافت حاجیان کرتی پس آپ نی اپنے اونٹ بیچ کر اونکی دعوت کی اور صرف حاجیان
کیا پس آوازہ جود و سخا کا اور حسن اخلاق آپ کا ہر شہر مین منتشر اور مشہور ہوا جب یہ خبر پہونچی نجاشی بادشاہ
حبشہ اور قیصر بادشاہ روم نے سنی تب آپکو نامہ لکہا اور تحائف بہشت سی بہیجی اور خواستگاری کے
[illegible]

میری شکمین ایسا عنایت کر کہ یہ نور اوسکے طرف منتقل ہو بعد اوسکے حق تعالی آپ کو فرزند عطا
مین آواز ایک ہاتف کی سنی کہ یہ کہتا ہے کہ بشارت ہو تجہی سلمی دختر عمرو کی کہ وہ طاہرہ و مطہرہ اور
بہتر ہے سب عورتون سے مہر گران دو اور خواستگاری اوسکی کرو اور اوس سے فرزند پیدا ہوگا
کہ سردار پیغمبرون کا اوس سے ظہور مین آویگا پس خواب سے اوٹہی اور اپنے بہائی مطلب سے
یہ خواب بیان کیا اور خود مع حضرت مطلب اور خویشان و اقارب متوجہ مدینہ ہوئی چونکہ نور
محمدی آپ کی پیشانی سے ظاہر تہا جب آپ مدینہ مین پہونچی تو سب باشندگان شہر آپ کی مشاہدہ
جمال کے واسطے جمع ہوئی اور آپ کا نام اور حسب و نسب دریافت کیا آپ نی اپنا حسب و نسب
بیان کرکے کہا کہ ہم خواستگاری سلمی دختر عمرو کی واسطے یہان آئی ہین اوس گروہ مین سلمی
کا باپ بہی تہا اوسنے رضامندی اپنی بیان کر کی کہا کہ لڑکی اوس شخص کے اپنی فعل کی مختار ہی اور
سے دریافت کرکی جواب دونگا اور اپنے گہر لیجا کی مقیم کیا اور بہت لطف اور تکلف سے دعوت اور
مہمانداری کی پس سلمی نے جب خفیہ اپنی مکان سی آپکا جمال مبارک دیکہا تو نہایت شیفتہ ہوئین بعد
ازان اونکے باپ نی گہر آکے اوصاف حمیدہ آپکی اپنی لڑکی سی بیان کرکے درخواست ہاشم اور
رضامندی اپنی اظہار کے اونہون نے شرم سی سر جہکا لیا اور سکوت کیا غرض پدر سلمی نی انکا موقوف
نیم رضا سمجہکر درخواست ہاشم کو قبول کیا پس ابلیس لعین بشکل ایک پیر مرد کی بنکے سلمی کی پاس آیا
اور کہا کہ یہ شخص جسکے سات تمہارا عقد ہوتا ہے عورتون سے بہت کم رغبت رکہتا ہی نکاح کرکے
بعد دو تین مہینے کی طلاق دیتا ہی اور لڑکیونسے بہاگتا ہی پہر دوسری دن بصورت اصحاب ہاشم
متمثل ہوکی آیا اور یہی بات کہی جب سلمی نی متواتر اس خبر کو سنا تب اونکو یقین ہوا اور اس عقد سے
بکارہ ہوئین جب باپ سلمی کی گہر مین آئی اور سلمی کو ملول پایا تو وجہ ملال پوچہی اوسنے قول اون پیر مرد
کا بیان کیا تب اوسکی باپ نے ہنس کر کہا کہ وہ شخص جو تمہاری پاس آیا تہا شیطان ہوگا اور ہاشم
ہرگز ایسے نہین ہین جب دوسری دن سلمی نے پہر ہاشم کو دیکہا محبت اوس نور نے کہ آپ کی پیشانی
مین تہا غلبہ کیا اور وہ بیتاب ہوئین اور آپ کے پاس کہلا بہیجا کہ تم درخواست میری کرو میرے
باپ سی اور جسقدر میرا باپ مہر تمسی طلب کری وہ تم قبول کر لینا کہ مین اپنی مال سے تمہارے
شرکت کرونگی پس دونون جانبین سے مجلس آراستہ ہوئی اور حضرت مطلب نی ہاشم کی واسطے

ہوں پس شیطان نے کہ جملہ حضار مجلس میں تھا رو دیا اور سلمی نے باپکی پاس آیا اور کہا کہ مہر کو زیادہ کرو
تب سلمی کے باپ نی کہا کہ ای بزرگوار و میری لڑکی کی بہی قدر نزدیک تمہاری تہی مطلب نے
کہا ہزار مثقال طلا اور دیتا ہوں پہر ابلیس نے اشارہ کیا کہ مہر میں زیادتی کرو پدر سلمی نے کہا
ای جوان کمی کی تمنی ہماری حق میں مطلب نے کہا کہ ایک خروار عنبر اور دس جامہ سفید مصری اور
دس جامہ عراقی اضافہ کیی ہمنی پہر شیطان نے اشارہ باضافہ مہر کیا حسب ایما اوسکی پدر سلمی نے
ترقی چاہی مطلب نی پانچ لونڈیان اور اضافہ کیں پہر شیطان نی اشارہ کیا اور پدر سلمی نے ترقی
چاہی پس مطلب نے دس اوقیہ مشک اور پانچ قدح کافور اور زیادہ کیی اور پوچہا کہ اب راضی ہوئے
شیطان نی پہر اغوا کیا مگر پدر سلمی نے غصہ ہوکر کہا کہ ای پیر بدضمیر دور ہو اس مجلس سے کہ مجہے
اس مجلس سے شرمندہ کرتا ہی پس مطلب بہی خفا ہوئی اور اوسے خیمہ سی نکالدیا اور یہودی
بہی باندوہ مذلت باہر گئی پس ایک شخص یہودیوں سے کہ رئیس قوم تہا پاس پدر سلمی کے آیا اور
کہا کہ یہ مرد پیر دانا اہل شام و عراق سے ہی کس واسطے اوسکی تدبیر سی کنارہ کرتے ہو اگر ہم اسیر راضی
نہیں ہی کہ اپنی لڑکی ایک شخص غیر بلاد کو دیوین پس چارسو آدمی یہودی مسلح تلوارین کہینچ کر آمادہ جنگ
ہوئے اور سادات حرم چالیس آدمی تہے مطلب نی مع گروہ یہودان پر حملہ کیا اور دو لگر سے
کیا اوسے ہاشم نے ابلیس لعین کو پکڑ کر زمین پر دی مارا نور محمدی کہ آپ کی پیشانی میں تہا اوسکے
چمک سی وہ بہاگا اور آپ کی اصحاب نے بہت سی یہودی مارے جب یہ خبر مدینہ میں پہونچی بہت سے
آدمی مرد اور عورت اوس طرف دوڑی جب ستر نفر یہودی قتل ہوئی اور آپکا طرف کا کوئی
زخمی نہیں ہوا تب سب یہودی بہاگی اور عداوت یہودان ایک تو بوجہ علم کا ہی کہ بنسبت
بخاتم انبیا تہی اب اور بہی زیادہ ہوئی بعد اوسکے پدر سلمی نے اپنی لڑکی سے آ کی کہا کہ حال تیرا
ہاشم دیکہا تمنی اگر نہ روکتا میں تو ایک یہودی زندہ نہ بچتا پہر سلمی نے کہا کہ جو کچہ تمہیں بہتر معلوم
ہو وہ کرو اور کیسی کے کہنی پر عمل نکرو بعد اوسکے عقد حضرت ہاشم کا ہوا اور وہ مہر جو کچہ کہ مطلب نے
دیا تہا پدر سلمی نے اپنی طرف سے اور اوس میں اضافہ کرکے ہاشم اور اونکے اصحاب پر
نثار کیا بعد اوسکے سلمی حاملہ ہوئیں اور نور محمدی پیشانی سلمی سی ظاہر تہا بعد دو چار روز کے
حضرت ہاشم نے سلمی کو وصیت حفاظت نور محمدی اور بچانی اوس جنین کے کی میں پاس مطلب
بہائی اپنے کی کرکے شام واسطے فروخت مال تجارت کی ہوئی اور وہاں جاکی انتقال

سے ہوتی تو ایک پردہ نور کا آسمان سے زمین تک لٹکا یا گیا تاکہ شیاطین نزدیک اونکی نہ آئین اور
جو تکلیف کہ عورتون کو وقت وضع حمل کے ہوتی ہے وہ آپکو مطلق نہ ہوئے اور شیبۃ الحمد
پیدا ہوئی اور نور محمدی آپ سے ساطع تہا اور بال آپ کی سر کے سفید تہی اس وجہ سی شیبۃ الحمد
نام رکہا جب آپ سات برس کے ہوئے تب جوان کامل معلوم ہوتے تہی اور لڑکون سے کہیلا کرتی
تہے ایک روز ایک شخص قبیلہ بنی حارث سی کسی کام کو مدینی مین آیا آپ کا حسن وجمال دیکہہ کے
متحیر ہوا پوچہا تم کون ہو آپ نے اپنا حسب ونسب بیان کیا اور پوچہا کہ تو کہان جائیگا اوسنے
کہا کہ مکے کو تب آپ نے فرمایا کہ بعد سلام کے میرے چچا مطلب سی کہنا کہ خوب تم مجہے بہول گئی اور
دشمنان و یہود مین چہوڑ دیا جب یہ خبر مطلب نے سنی تو کہا کہ ہم مطلق اس سے واقف نہین
تہے اور اوسیوقت تنہا اونٹ پر سوار ہوئی اور رکہے مدینہ ہوئی اور جب مدینی مین پہونچی تو
دیکہا کہ ایک کوچی مین چند اطفال مدینہ کہیل رہے ہین اور منجملہ اونکے ایک لڑکا ہی کہ اوس سے
نور محمدی کا ظاہر ہے پس اس علامت سی پہچانا اور شیبۃ الحمد کو بہی جوش خون ہوا قریب آئی بعد
استفسار نام ونشان کے مطلب نے گود مین لیا اور پیار کیا اور اونٹ پر سوار کر کے راہ اپنے مکان
ہوئے جب تا دیر شیبۃ الحمد گہر نہ آئی تو سلمے گہبرائین اور یہ نہ جانتے تہین کہ اپنے چچا کی ساتہ گئی ہین
پس تعاقب کیا اور مطلب اور شیبۃ الحمد سے اثنای راہ مین ملاقات ہوئی جب حقیقت حال سے
مطلع ہوئین تو شیبۃ الحمد کو گلی لگایا اور روکی شیبۃ الحمد کو حضرت مطلب کی سپرد کیا اور کہا کہ
یہ امانت تہی حضرت ہاشم کی اور یہی وصیت اونکی تہی سو آج مینے اونکی وصیت کو ادا کیا بعد اسکی
سلمے گہر کو عود کر گئین جب مطلب اور شیبۃ الحمد مکے مین پہونچے تو سب اہل شہر واسطے دیکہنے حسن
وجمال شیبۃ الحمد کے آئی اور پوچہا کہ یہ لڑکا کون ہے آپ کی ساتہ حضرت مطلب نے بمطلب اسکی کہ
اہل مکہ اسکو بوجہ نور محمدی ضرر نہ پہونچائین کہا کہ یہ غلام میرا ہی اسے سبب سی آپ عبد المطلب
مشہور ہین اور منقول ہے کہ جب حضرت عبد المطلب بلوغ کو پہونچے تو آپنے چہ نکاح کیے
اور دس لڑکے پیدا ہوئے اور پہر ایک اون عورتون سے بحسن وجمال آراستہ تہین اور اپنے
قوم مین عزیز اور شریف تہین ایک اونمین سے متعہ دختر حارث کلابیہ اور دوسری
سمرای دختر عبدق وطلیقہ تیسرے حاجرہ خزاعیہ چوتہی سعدا دختر حسب کلابیہ پانچوین

اہتمام بہت خدمت کعبہ مین کرتے تہی آپ ایک شب نزدیک خانۂ کعبہ کے سوتی تہی کہ ایک خواب دیکہا
اور خوفناک بیدار ہوئے اور بدن کانپتا تہا کہ اس عرصہ مین ایک گروہ سی کاہنون کی ملاقات
ہوئی اونہون نے پوچہا کہ یہ کیا حال ہے کہ آپ کے تمام بدن مین رعشہ ہے تب آپ نی کہا کہ
ایک خواب مینے دیکہا ہے کہ زنجیر سفید نورانی میری پشت سے نکلی اور اوس زنجیر کی چار
شاخین ہین ایک کنارہ اوسکا مشرق اور ایک کنارہ اوسکا مغرب اور ایک طرف آسمان
اور ایک طرف زمین سے متصل ہوا ہی ناگاہ دو شخص عظیم الجثہ خوش رو دیکہی مینی کہ پس زنجیر
ایستادہ ہین مینے اونسے پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے جواب دیا کہ ہم نوح پیغمبر اور ابراہیم
خلیل اللہ ہین اور آئے ہین کہ اس شجرہ طیبہ کی سایہ مین رہین خوشا حال اوسکا کہ اسکے سایہ
مین ہوا اور وای ہو اوسپر جو اس سے دور رہا پس ان کاہنون نے تعبیر کہی اس بات کی کہ تمہارے
صلب سی ایک شخص پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور اہل مغرب کو دعوت دین خدا کریگا عبد المطلب
یہ سنکے خوش ہوئے پس ایک روز تنہا شکار کو گئے اور شدت سی پیاسی ہوئی پس اوس جگہہ
ایک چشمہ سرد تر برف سی اور شیرین تر شہد سی دیکہا جانا کہ یہ آب بہشت عطیہ جناب باری ہے
پس نوش فرمایا اور دولت سرا مین مراجعت فرما کی فاطمہ مخزومیہ سی کہ نجیب صالحہ اور نیک تر
سب عورتون سے تہین نزدیکی کی اوسی وقت نطفہ عبد اللہ پدر حضرت رسول خدا منعقد
ہوا پس وہ نور کہ اونکی پیشانی مین تہا اونکی زوجۂ فاطمہ مخزومیہ کی طرف منتقل ہوا اور حضرت عبد اللہ
متولد ہوئی تو وہ نور اطہر جبین اطہر سے ساطع و جلوہ گر ہوا اس طرح پر کہ تمام آسمان و زمین کو
اوسنے روشن کیا یہ خبر سنکے کاہن اور علمای اہل کتاب سب رنجیدہ ہوئے اور آپ کی حسن و
جمال کا یہ حال تہا کہ شب تار کو جہان جاتی تہی مثل روز روشن ہوتی تہے اور آپ کی بدن مین
خوشبوی مشک و عنبر کے آتی تہے پس جب آپ شباب کو پہونچی تو جمیع اکابر و اشراف
و روسای مکہ و اطراف و جوانب خواستگار عقد کے ہوئی مگر آپنے قبول نکیا تا آنکہ بتقدیر
الٰہی عقد حضرت عبد اللہ کا ساتہ آمنہ دختر وہب کی ہوا اور حضرت آمنہ حاملہ ہوئین تب نور محمدی
اونکی پیشانی مین جلوہ گر ہوا حضرت آمنہ فرماتی تہین کہ جب مین حاملہ ہوئی تو مطلق آثار حمل ظاہر

[illegible]

اور زمین و آسمان مین کوئی رونده پرنده باقی نرہا کہ بشارت حمل شریف سے حضرت کی مطلع
نہوا ہو **فصل تیسری ولادت باسعادت حضرت رسالت پناہ مین** حضرت
آمنہ فرماتی ہین کہ جب وقت ولادت حضرت رسالت پناہ قریب ہوا تو ایک وحشت مجھے عارض
ہوئی پس دیکھا مینے کہ ایک مرغ سفید آسمان سے آیا اور اوسنے پر و بال اپنے میری دل پر کھینچے کہ اوس
سے وہ وحشت میری بر طرف ہوئی بعد ازان چند عورتین بلند قامت کہ خوشبو مشک و عنبر اونکی
بدن سے آتی تھی اور حلہ ہای بہشت پہنے تہین مجھسے باتین کرنے لگین چونکہ باتین اونکی مجلس
آدمیونکی کلام سے نہ تہین اسوجہ سے مین کچہ کلام اونکا سمجھی اور ہاتہ مین کاسہ ہای بلور سفید
مملو شربت ہاے بہشت سے لیے تہین پھر مجھسے کہا کہ پیو اس شربت بہشت کو پینے اوسے پیا پس
وہ نور کہ میری پیشانی مین تھا تمام بدن مین منتشر ہوا اور دیکھا مینے کہ ایک چیز مانند دیباے
سفید کے ہے اوسنے درمیان آسمان اور زمین کے پردہ کر لیا جب وہ حضرت پیدا ہوئے فوراً
سجدہ کیا اور درگاہ الٰہی مین مناجات کی اور ایک ابر سفید اوس وقت آسمان سے اترا اوسنے
آپکو اوٹھا لیا پس ایک ندا آئی کہ محمدؐ کو مشرق و مغرب زمین و دریا دیکھاؤ اور سب مین [illegible]
لیجاؤ تاکہ سب خلایق اونہین دیکہین اور پہچانین پس جب وہ ابر بر طرف ہوا تو دیکھا مینے
کہ آپکو ایک کپڑے مین لپٹا ہے کہ وہ شیر سے سفید تر ہے اور نیچے اوسکے حریر سبز بچھا ہے
اور تین کلید بہتر موتیونسے آپکے ہاتہ مین تہی اور ایک ہاتف ندا کرتا تھا کہ اے محمدؐ یہ کلید
نصرت ہے پس دوسرا ابر ظاہر ہوا پہر آپ سب کی نظر سے غائب ہو گئے اور آواز دوسری سنی
مین آئی کہ لیجاؤ محمدؐ کو مشرق و مغرب کی طرف تاکہ سب روحانی و جن و انس و چرند و پرند و درند
زیارت جمال مبارک سے مشرف ہون اور اونہین اوصاف حمیدہ حضرت آدم صفی عطا
کرو اور رقت نوحؑ اور خلت ابراہیم اور زبان اسمعیل اور جمال یوسف اور بشارت یعقوب
اور صداے داؤد اور زہد یحییٰ اور کرم عیسیٰ جب ابر کھلا ایک حریر سفید دیکھا مینے
کہ آپکے ہاتہ مین اور بدن مین لپٹا ہوا ہے اور سنا مینے کہ ایک ہاتف کہتا ہے کہ محمدؐ نے
جملہ دنیا کو اپنے تصرف مین لیا بعد اوسکے تین شخص نورانی ظاہر ہوے ایک کے ہاتہ مین
ابریق نقرئی اور نافہ مشک تھا اور دوسری کے ہاتہ مین ایک طشت زمرد تھا اور اوس طشت کے

پر موتی نصب ہے اور ایک ندا آئی کہ یہ دنیا ہی لی ابھی اے دوست خدا الیس آپ نے درمیان اونکا لیا او
منقول ہے کہ اوسکی درمیان جو آپ نے پسند کیا تو اوس سے یہ مراد ہی کہ کعبہ کو اختیار کیا کسواسطی کہ کعبہ ناف
زمین ہے اور تیسرے کی ہاتہ میں ایک حریر سفید لپٹا ہوا تہا اوسکو کہولکے ایک انگوٹھی اوسی میں سے
نکالی بہت منور کہ آنکہہ دیکہنے والونکی اوس سے خیرگی کرتی تہی پس آپ کو اوس پانی سے کہ ابریق میں
بہرا تہا سات مرتبہ غسل دے گئی اوس انگوٹھی سے آپ کے دونو شانونپر مہر کی کہ نقش اوسکا بن گیا
اور آپ ختنہ کردہ پیدا ہوئے اور ہنگام ولادت کسی پیغمبر کے فرشتے نہیں نازل ہوئی بجز حضرت عیسیٰ اور
محمد مصطفیٰ کے اور پردہ ہا بہشت نہیں ڈالی گئی مگر حضرت مریم اور حضرت آمنہ کے لئے اور ملائکہ موکل
نہیں ہوئے اور کسی عورت کے وقت حاملہ ہونیکی مگر مادر مسیح اور مادر احمد کے واسطے اور بیچ شب ولادت
سعادت آیات اوس جناب کی ستر ہزار قصر یاقوت سرخ اور ستر ہزار قصر مروارید بنائی گئی اور اون قصور
کا نام قصور ولادت رکہا گیا اور سب بہشتونکی تزئین کی گئی اور ایک منادی نے ندا کی کہ خوش ہو اے
نازان کہ پیغمبر آخر الزمان متولد ہوا پس بہشت نے خندہ کیا اور تا روز قیامت خندان رہیگی اور
روح حضرت آدم کو بشارت ولادت باسعادت اوس جناب کی دی گئی پس ستر درجہ حسن اونکا
دو چند بڑہ گیا اور سوقت تلخی موت کی بوجہ اس خوشی کی فراموش ہو گئی اور کتاب کلینی میں وارد
ہے کہ ہنگام ولادت رسول خدا فاطمہ بنت اسد حضرت آمنہ کی پاس تہین پس ایک نے دوسری سے
کہا آیا دیکہتی ہو تم جو کچہ میں دیکہتی ہوں بولین کہ کیا تم دیکہتے ہو کہا کہ ایک نور روشن ہے کہ اوسنے
تمام مشرق اور مغرب کو احاطہ کیا ہے یہ گفتگو تہی کہ حضرت ابو طالب علیہ السلام آئے اور پوچہا کہ تم کیون تعجب
اور متحیر ہو حضرت فاطمہ نے حال اوس نور کا بیان کیا ابو طالب نے کہا کہ تیس ۳۰ برس صبر کرو کہ ایک فرزند مجہ
سے مثل اس فرزند کے پیدا ہوگا کہ سب کمالات اور معجزات اوسمین ہونگے سوائے پیغمبری کے اور
وہ وصی اس فرزند کا ہوگا بعد ازان ابو طالب نے بعد سات دن کے ولادت سے عقیقہ کیا اور
اپنے اہل و عیال کو طلب کر کے کہانا عقیقہ کا کہلایا اور کہا کہ یہ طعام عقیقہ احمد ہے تب سب نے
پوچہا کہ آپ نے اس مولود مسعود کا احمد کیون نام رکہا آپ نے فرمایا کہ احمد اسواسطے
نام رکہا کہ تمام اہل آسمان اور زمین اسکی ستایش کرینگے ۔ مجلس دوم
بیچ بیان حالات عالم انوار و قبل از ولادت و بعد از ولادت و معراج وغیرہ

قال قلت لابی عبد اللہ ...

کہ روایت ہے حسین ابن عبد اللہ نے حضرت ابی عبد اللہ سے کہ تھے رسول اللہ سردار
اور اولاد آدم سے محمد ابن عبد اللہ عن علی ابن حدید عن مرازم عن ابی عبد
اللہ قال قال اللہ تبارک و تعالیٰ یا محمد انی خلقتک و علیا نورا یعنی روحا
بلا بدن قبل ان اخلق سماواتی و ارضی و عرشی و بحری فلم تزل تهللنی و
تمجدنی ثم جمعت روحیکما فجعلتهما واحدة فکانت تمجدنی و تقدسنی و
تهللنی ثم قسمتها اثنتین و قسمت الاثنتین فصارت اربعة محمد
واحد و علی واحد و الحسن و الحسین اثنتان ثم خلق اللہ فاطمة من
نور ابتدأها روحا بلا بدن ثم مسحنا بیمینه فاضاء نوره فینا محمد ابن
عبد اللہ نے علی ابن جدید اور اونہوں نے مرازم سے اور اونہوں نے ابی عبد اللہ سے روایت
کی ہے کہ فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ ای محمد تحقیق پیدا کیا مینے تمہیں اور علی کی تئین ایک نور
سے یعنے ایک روح بغیر بدن قبل پیدائش آسمان و زمین اور عرش و دریا کی پس ہمیشہ تم
تہلیل اور تمجید کرتے تھی میری بعد ازان مینے دونوں روحونکو تمہارے اور علی کے جمع
کر کے ایک کیا پس وہ روح تمجید و تقدیس اور تہلیل میری کیا کرتے تھی بعد ازان اوس
ایک نور کے دو حصے کیے اور دو حصوں کے چار حصے کیے پس چار نور ہوئے محمد اور علی اور
حسن اور حسین کے بعد ازان پیدا کیا خدا نے فاطمہ کو ایک نور سے تھی خلقت انکی اوس وقت
مین روح بے بدن پس وہ روح اہلبیت مین سارے وجاری ہوئے محمد ابن الفضیل
عن ابی حمزة قال سمعت ابا جعفر یقول اوحی اللہ الی محمد صلی اللہ
علیه و آله یا محمد انی خلقتک و لم تک شیئا و نفخت فیک من روحی
کرامة منی اکرمتک بها حین اوجبت لک الطاعة علی خلقی جمیعا فمن
اطاعک فقد اطاعنی و من عصاک فقد عصانی و اوجبت ذلک فی
علی و فی نسله محمد ابن الفضیل نے ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ کہا اونہوں نے سنا مینے ابا جعفر
سے کہ کہتے تھی وہ وحی کی خدا نے جانب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اے محمد تحقیق پیدا
کیا مینے تمہیں اوس وقت مین کہ کچھ نہ تھا اور پہونکا مینے روح کو اپنے قدرت کاملہ سے یعنی

اور جمیع خلق کے پس جسنے کہ تیری اطاعت کی اوسنے گویا میری اطاعت کی اور جسنے تمہاری
نافرمانی کی اوسنے تحقیق میری نافرمانی کی اور واجب کیا ہے منے اسبات کو بیچ علے اور نسل اوسکی
کے عن ابی عبد اللہ انہ لما خلق السموات والارض امر منادیا فنادی
اشہد ان لا الہ الا اللہ ثلثا اشہد ان محمدا رسول اللہ ثلثا اشہد
ان علیا امیر المومنین حقا ثلثا امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ جب پیدا کیے گئے آسمان و زمین تو بحکم خدا ایک منادی نے تین مرتبہ ندا کی اشہد
ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ و اشہد ان علیا
امیر المومنین حقا کلینی مین وارد ہے کہ محمد ابن سنان نے ابی جعفر الثانی محمد
تقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ان اللہ تبارک و تعالی لم یزل متفردا
بوحدانیتہ یعنے حق تعالی ہمیشہ تنہا تھا اور بجز اوسکے کوئی نہ تھا ثم خلق محمدا و
علیا و فاطمۃ فمکثوا الف دھر ثم خلق جمیع الاشیاء فاشہدھم خلقہا و
اجری طاعتہم علیہا و فوض امورہا الیہم فہم یحلون ما یشاؤن
و یحرمون ما یشاؤن ولن یشاؤا الا ان یشاء اللہ تبارک و تعالی بعد ازان پیدا
کیا خدا نے محمد اور علے اور فاطمہ کو پس پھر کیا ہزار دہر بعد ازان پیدا کیا تمام مخلوقات کو
پس گواہ کیا حضرت محمد اور علے اور فاطمہ علیہم السلام کو اوپر پیدائش سب خلقت کی اور
واجب کیا اطاعت اون بزرگوار دن کو اوپر سبھ کی اور امور خلق کو سپرد اونکی کیا پس وہ
حلال کرتے ہین جس چیز کو چاہتے ہین اور حرام کرتے ہین جس چیز کو چاہتے ہین اور کسی کام کا
ارادہ نہین کرتے ہین مگر بمشیت الہی صالح ابن اسمعیل عن ابی عبد اللہ ان
بعض قریش سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ بای شیء سبقت الانبیا
و انت بعثت اخرہم و خاتمہم قال انی کنت اول من امن بربی و اول من
اجاب حین اخذ اللہ میثاق النبیین و اشہدہم علی انفسہم الست
بربکم قالوا بلی فکنت انا اول نبی قال بلی فسبقتہم بالاقرار باللہ صالح ابن
اسمعیل نے ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق بعض قریش نے رسول خدا سے سوال کیا کس وجہ سے

کیا تو پہلے سب سی پہلی اقرار کیا بعد از آن اور انبیا کی اقرار ربوبیت کیا اور جس وقت حق سبحانہ تعالی
نے سب انبیا سی میثاق اور عہد لیا بکلمہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنی آیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا تو
سب نے کہا کہ تو پروردگار ہمارا ہی تو اون سب پیغمبرون مین سے مین نی سبقت کی اس اقرار پر پس
مین سب سی پہلے ہوا بیچ اقرار کرنے کی اوپر وحدانیت خدا کی ابن بابویہ نے امام جعفر صادق سے
روایت کی ہے کہ جناب امیر المومنین نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی نے نور مقدس حضرت رسالت مآب
کو خلق کیا پیش از آنکہ آسمان اور زمین اور عرش و کرسے اور لوح و قلم اور بہشت اور دوزخ پیدا کرے
اور پیش از آنکہ کسی پیغمبر کو خلق کرے چار سو چوبیس ہزار سال پہلے اور ساتھہ اوس نور کی بارہ حجاب
خلق کے حجاب قدرت حجاب عظمت حجاب مشیت حجاب رحمت حجاب سعادت حجاب کرامت
و حجاب منزلت و حجاب ہدایت حجاب نبوت و حجاب رفعت و حجاب ہیبت و حجاب شفاعت
پس اوس نور مقدس کو بیچ حجاب قدرت کی بارہ ہزار سال جگہہ دی اور وہ نور کہتا تہا سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی اور بیچ حجاب عظمت کی گیارہ ہزار سال اور تسبیح اوسکے سُبْحَانَ عَالِمِ السِّرِّ تہی اور
بیچ حجاب مشیت کی دس ہزار برس اور اوس وقت مین تسبیح سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا
یَلْهُوْ تہی اور بیچ حجاب رحمت کی نو ہزار برس اور تسبیح اوس وقت مین سُبْحَانَ الرَّفِیْعِ الْاَعْلٰی
تہے اور بیچ حجاب سعادت کی آٹھہ ہزار سال اور تسبیح اوسکی تہی سُبْحَانَ مَنْ هُوَ لَا یَسْهُوْ اور
بیچ حجاب کرامت کی سات ہزار سال اور وہان آپ کہتی تہی سُبْحَانَ مَنْ هُوَ غَنِیٌّ وَّلَا یَفْتَقِرُ
اور بیچ حجاب منزلت کی چہہ ہزار سال اور کہتے تہی سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الْکَرِیْمِ اور بیچ حجاب ہدایت کے
پانچ ہزار سال اور کہتے تہی سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور بیچ حجاب نبوت کے چار ہزار سال
اور کہتے تہی سُبْحَانَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ اور بیچ حجاب رفعت کی تین ہزار سال
اور کہتے تہے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ اور بیچ حجاب ہیبت کی دو ہزار سال
اور کہتے تہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور بیچ حجاب شفاعت کی ہزار سال اور کہتے تہے سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ پس نام مقدس آپ کا اوپر لوح کے ظاہر کیا اور اوپر ساق عرش کے
ثبت کیا پس ستر ہزار سال وہان رہے اور نور بخشتے رہے اور اسیطرح بیچ احوال رفعت و
جلال کے وہ نور پہرتا تہا تا آنکہ حق تعالی نے اوس نور کو بیچ پشت حضرت آدمؑ کے جگہہ دے
کر صلب آدمؑ سے تا صلب حضرت نوحؑ

ابن عبد المطلب سی باہر لایا اور اونکے تئین چہہ کرامتون سے مشرف کیا پیراہن خوشنودی
اونکو پہنایا اور بردای ہیبت مزین کیا اور بہ تاج ہدایت سر انور کو باوج رفعت پہونچایا اونکے
بدن کو جامۂ معرفت پہنایا اور کمربند معرفت کمر مین باندہا اور نعلین خوف و بیم پای اقدس
مین پہنائی اور عصای منزلت اونکے ہاتہ مین دیا پس وحی کی اے محمد جاؤ تم طرف آدمیون
کے اور حکم کرو اونکو کہ کہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اوس پیراہن کے
اصل چہ جوہر سے تہی قامت اوسکے یاقوت سی اور آستین اوسکے مروارید سی اور دامن اوسکے
بلور زرد سی اور زیر بغل اوسکے زبرجد سی اور گریبان اوسکا مرجان سرخ سی اور چاک گریبان
اوسکا نور پروردگار عالم سے تہا حق تعالی نی توبہ آدم کے ساتہ اوس پیراہن کی قبول کی یوسف کو
اوسے پیراہن کی برکت سی حضرت یعقوب سی ملایا اور حضرت یونس کو بکرامت اوسکے شکم ماہی سے
نجات دی اور اوسکے برکت سی جو پیغمبر جس بلا مین اور غم مین مبتلا ہوا نجات پائی اور نہ تہا وہ
پیراہن مگر پیراہن محمد اور بطریق متعدد وہ عبد اللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا
نے فرمایا کہ حق تعالی نے پیدا کیا میرے تئین ایک نور زیر عرش بارہ ہزار سال قبل پیدایش حضرت
آدم کے پس جب خدا نی آدم کو پیدا کیا اوس نور کو بیچ صلب آدم کے ڈالا پس وہ نور ایک صلب
سے دوسرے صلب مین منتقل ہوتا تہا تا آنکہ جدا ہوئے ہم بیچ صلب عبد اللہ اور ابو طالب کے
پس خدا نے میرے تئین اوس نور سے پیدا کیا اور منقول ہے کہ جب خداوند کریم اوس نور کو صلب
عبد المطلب مین لایا پس اوس نور کو دو حصہ کیا نصف کو بیچ صلب عبد اللہ کے قائم کیا اور
نصف دوم کو بیچ صلب ابو طالب کی پس وہ نصف نور کہ بیچ صلب عبد اللہ کے تہا حضرت آمنہ
کے طرف منتقل ہوا اور دوسرا جو صلب ابو طالب مین آیا تہا طرف رحم فاطمہ بنت اسد کی منتقل
ہوا پس مین آمنہ بنت وہب سے پیدا ہوا اور علی فاطمہ بنت اسد سی پیدا ہوئی پس تمام عمود نور
میرے طرف ہیں اور فاطمہ مجہسے بہم پہونچی ہیں تمام وہ عمود نور علی کی طرف گیا نسبت بیٹی میری زہرا
کے اور حسن و حسین دونون نور سے پیدا ہوئے پس نور میرا بیچ امامون کے کہ فرزندان حسین سے
ہین رہیگا اور منتقل ہوگا تا روز قیامت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ
سے منقول ہے کہ حق تعالی نے خلق کیا مجہکو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پیش از انکہ

آپ نے فرمایا کہ اے عم جب حق تعالی نے چاہا کہ مجھے پیدا کرے ایک کلام کو ایجاد کرکے اوس کلام سے
ایک نور پیدا کیا پس دوسرا کلام ایجاد کیا اوس کلام سے ایک روح پیدا کی پس وہ حلول جسم سے ملایا
اوس سے مجھے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو پس ہم پانچوں شخص تسبیح اور تقدیس خدا کی
کرتے تھے اوس وقت میں کہ کوئی تسبیح اور تقدیس کرنے والا نہتھا سوای ہمارے پس جب خدا نے
چاہا کہ اور مخلوق کو پیدا کرے تب میرے نور کو شگافتہ کیا اور عرش کو اوس سے پیدا کیا اور عرش
نور میری سے ہی اور نور میرا نور خدا ہے پس نور میرا افضل ہے عرش سے پھر نور برادرم علیؑ کو
شق کیا اوس سے ملائکہ پیدا کیے نور علیؑ نور خدا ہے اور علیؑ ملائکہ سے افضل ہیں بعد ازان نور
دخترم فاطمہؑ کو شگافتہ کیا اور اسمان و زمین پیدا کیے نور فاطمہؑ نور خدا ہے اور فاطمہؑ آسمان و
زمین سے افضل ہیں بعد ازان نور حسنؑ کو شگافتہ کرکے آفتاب و مہتاب کو پیدا کیا نور حسنؑ نور
خدا ہے اور نور حسنؑ افضل ہے آفتاب و مہتاب سے بعد ازان نور حسینؑ کو شگافتہ کرکے بہشت
اور حور العین کو پیدا کیا پس نور حسینؑ نور خدا ہے اور حسینؑ بہشت اور حور العین سے افضل
ہے حدیث میں وارد ہے کہ حق تعالی نے نور پاک محمدی جب پیدا کیا تو بیس دریا نور کے
پیدا کیے کہ ہر دریا میں چند در چند علم تھے کہ اوسکو سوای خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے و دریای
عزت + دریای صبر + دریای خشوع + دریای تواضع + دریای رضا + دریای
وفا + دریای پرہیزگاری + دریای حلم + دریای حسبت + دریای امانت
دریای عمل + دریای ہدایت + دریای صیانت + دریای حیا وغیرہ
تا آنکہ اوس نور کو اون دریاؤں میں غوطہ دیا جب دریای آخر سے نکلے تب حق تعالی اسنے
وحی کی طرف اوس نور کے کہ اے حبیب میری اور اے بہترین پیغمبر تو ہے شفیع روز جزا پس وہ نور
سجدہ میں گیا اور جب سجدہ سے سر اوٹھایا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے اوس سے گرے پس خدا نے
ہر قطرۂ نور اوس جناب سے ایک پیغمبر پیدا کیا پس نور اون پیغمبروں کے گرد نور محمدؐ کی طواف
کرتے تھے اور کہتے تھے سُبْحَانَ مَنْ هُوَ عَلِيْمٌ لَا يَجْهَلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ حَلِيْمٌ
لَا يَعْجَلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ غَنِيٌّ لَا يَفْتَقِرُ پس خدا نے ندا کی کہ آیا پہچانتے ہو تم میرے
تئیں پس نور محمد صلواۃ اللہ علیہ نے پیشتر سب انبیا سے اقرار بوحدانیت و ربوبیت خدا

کی کہ لکھہ میری توحید پس قلم ہزار سال سے کلام الٰہی سے بیہوش رہا جب ہوش مین آیا کہا پروردگارا
کیا چیز لکھون پس فرمایا خدا نے کہ لا اِلٰہَ اِلّا اللہ محمدٌ رسول اللہ لکھہ پس قلم نام محمدؐ کا سنکر
سجدہ مین گیا اور کہا سُبحانَ اللہِ الواحدِ القہّار سُبحانَ اللہِ العظیمِ الغفّار
پس سر اوٹھایا اور شہادتین کو لکھا اور کہا کہ کون ہے محمدؐ کہ اوسکے نام کو اپنے نام کے ساتھہ
تو نے یاد کیا وحی ہوئی کہ ای قلم اگر یہ نہوتے تو ہم تجھے پیدا ہی نکرتے اور نہ پیدا کرتے دنیا کو اور
نہین پیدا کیا آسمان و زمین اور لوح و قلم اور تمام عالم کو مگر واسطے اونکے اور وہ بشارت دہندہ
و شفاعت کنندہ اور دوست میرا ہی پس قلم نے جب نام حضرتؐ سنا تو اوسکو کمال لطف و حلاوت
حاصل ہوئے پس بیساختہ کہا اَلسَّلامُ عَلَیکَ یا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ
آلِہٖ آپ نے فوراً جواب دیا عَلَیکَ السَّلامُ مِنّی وَ رَحمَۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ اوسی روز
سے سلام کرنا سنت اور جواب دینا واجب ہوا پھر حق تعالی نے حکم کیا کہ لکھہ قضا و قدر اور جو
کچھہ کہ مین پیدا کرونگا تا روز قیامت پس قلم نے تحریر کیا بعد ازان چند فرشتے پیدا کیے کہ درود
بھیجا کرین اوپر محمد اور آل محمد کے اور استغفار کیا کرین اوسکے دوستون کے لیے تا روز قیامت
پھر زمین کو پیدا کیا تو زمین مانند کشتی کے حرکت مین آئی پھر پہاڑ پیدا کیے تا زمین حرکت سے
ساکن ہو پھر ایک فرشتہ پیدا کیا کہ زمین کو اپنے گردن پر اوٹھائے پھر پتھر عظیم پیدا کیا کہ اوس
فرشتے نے اوسپر قرار پکڑا اور ایک گای عظیم پیدا کی پتھر اوسکے پشت پر قائم کیا گیا اور ایک
مچھلی بڑی پیدا کی کہ گای اوسکے پیٹھہ پر ٹھہرے اور مچھلی بر روی آب ہے آب بر روی ہوا ہوا
بر روی ظلمت اور جو کچھہ کہ ظلمت کی نیچے ہے اوسکو سوای عالم الغیب کے کوئی نہین جانتا
پس عرش کو ساتھہ دو نور کے منور کیا نور فضل نور عدل نور فضل سے عقل و حلم و علم و سخاوت
کو پیدا کیا نور عقل سے خوف و بیم علم سے رضا و خوشنودی حلم سے نبوت سخاوت سے محبت کو
پیدا کیا اور تسبیح اون صفات کو طینت محمد اور اہلبیت اوس جناب مین خمیر کیا بعد ازان نور
مقدس اوس جناب کا زیر عرش بہتر ہزار سال ساکن رہا پس نور اوس جناب کا ایک آسمان
سے دوسرے آسمان کیطرف منتقل ہوتا رہا یہان تک کہ حق تعالی نے ارادہ کیا کہ جناب کو طینت
کو اصلاب آدمؑ اور اولاد اونکے سی پیدا کرے پس حکم ہوا جبرئیلؑ کو کہ زمین کو جاکر تہوڑی سی مٹی

ہوگی پس جناب باری اوسکو آگ سی معذب نہ کریگا بعد ازان جبرئیل آئے تو زمین نے
کہ مین نہین چاہتی ہون کہ میری مٹی سے خلقت بنے اور بوجہ اوسکی معذب ہونیکی مین متاذی ہون
پس اوسکے فریاد سی جبرئیل رحم کہا کی لوٹ گئی اور جناب باری مین عرض کی کہ پروردگار زمین
نے تیری پناہ لی مجھی رحم آیا اسوجہ سے مین چھوڑ آیا اسیطرح میکائیل اور اسرافیل بہی آئی اور لوٹ
گئے اور یہی جواب دیا پس حق تعالی نی عزرائیل کو بھیجا ہر چند زمین نے داد بیداد و فریاد کی مگر
اونہون نی کچھہ نہ مانا اور ایک قبضہ خاک تمام روی زمین اوپر اور نیچے اور سفید اور سرخ اور نرم
اور درشت زمین سی لیا اسی وجہ سی خلقت فرزندان آدمؑ کی مختلف ہوئی پس حق تعالی نی عزرائیل سے
پوچھا کہ تمہین استغاثہ زمین پر کیون رحم نہ آیا مثل جبرئیلؑ میکائیلؑ اسرافیلؑ کے عرض کیا عزرائیلؑ
نے فرمان برداری تیری بہتر ہے رحم کرنے سی بیروحی کی خدائی کہ مین چاہتا ہون اس خاک
سے ایک خلقت پیدا کرون کہ اونمین پیغمبران اور شائستگان اور اشقیا اور بدکاران ہونگے
اور قبض ارواح اونکے تمہارے متعلق کی عزرائیل نے عرض کے کہ جو تونے مجھی اس خدمت پر مامور کیا تو
سب خلق مجھی برا کہیگی حکم ہوا کہ ہر ایک کی موت کی لیے ایک سبب اور وجہ ایسے مثل بیماری وغیرہ
کے ہم مقرر کر دینگے کہ اوس باعث سی کوئی تمہارا نام نہ لین گی پہر حکم کیا خدا نی جبرئیلؑ کو کہ مٹی سفید
لاؤ کہ اوس سے طینت مقدس پیغمبر آخر الزمان ہو اور باعث پیدایش سب خلق کی ہو وی پس
جبرئیل مع باگروہ ملائکہ جس مقام پر کہ اب ضریح مقدس ہی آئی اور وہان سے ایک قبضہ خاک لیا
اور اوسکو آب تسنیم اور آب تعظیم اور آب تکریم اور آب رحمت اور آب خوشنودی سے خمیر کیا سر
مبارک کو ہدایت سے اور سینہ کو شفقت ہاتہون کو سخاوت دلکو صبر و یقین پاؤن کو شرف لقمہاے دیے
جناب کو بوہای خوش سے پیدا کیا فصل دوسری بیچ بیان احوال سطیح کاہن کے
بیچ کتاب انوار کے روایت کی ہے کہ قبل از ولادت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کاہنین و ساحرین و شیاطین و متمردان طغیان عظیم رکھتی تھی اور عجائب ایسے ظہور مین آتے تھے
امور غریبہ سے اخبار دیتی تھی وجہ اسکی یہ تھی کہ شیاطین اکثر باتین آسمانون پر سنتی تھے وہ کاہنون
کو خبر پہونچاتی تھے تو اسے کتاب مین ہے اور نیز قطب راوندی علیہ الرحمہ نے ابن عباس سی روایت
کی ہے کہ زمین بطامہ مین دو کاہن مشہور تھے کہ اونسے زیادہ کوئی نتہا ایک ربیعہ ابن مازن

ہی کوئی اوسکو مانند کپڑی کی لپیٹ لیتی تہی اور لیجاتا اور جہاں منظور ہوتا تہا اوسکی غلام اوسکو کاندہے
پر رکہکر لیجاتی تہی اور جب چاہتے تہی اوسکو ایک بوریی پر بیٹہلادیتے تہے اور رات کو بہت کم سوتا تہا
اکثر آسمان کیطرف دیکہا کرتا تہا سلاطین جب اوسکو طلب کرتے تہی تو اونکو امور باطنی اور اسرار غیب
اور امور آئندہ سی خبر دیتا تہا اور سیدہا پڑا رہتا تہا سوای آنکہہ اور زبان کی کوئی چیز اوسکی جسم مین جنبش
نہین کرتی تہے پس ایک شب پڑا آسمان کیطرف دیکہتا تہا ناگاہ ایک برق چمکی اور اطراف کو احاطہ کرلیا بعد
ستارونکو دیکہا کہ مشتعل ہوئی اور دہوان اوس سے پیدا ہوا اور دوسری سی باہم لڑگئی زمین پر گرتے ہین
اس احوال غریبہ کے دیکہنے سی اوسی دہشت عظیم طاری ہوئی دوسری شب کو غلام اوسے بموجب کہنی
اوسکے کی ایک پہاڑ بلند پر لیگئی وہان وہ طرف آسمان کی دیکہتا تہا ناگاہ ایک نور عظیم ساطع ہوا کہ سب
کہ سب انوار پر غالب ہوگیا اور تمام جوانب آسمان کو احاطہ کرلیا بعد سطیح کو پہاڑ سے اوتار لائے
پس اوسنے اپنی غلامون سی کہا کہ بسبب مشاہدہ ان انوار کے عقل میری حیران ہوگئی ایسا مجہی معلوم
ہوتا ہے کہ موت میری قریب پہونچی اور ایک امر عظیم جلد واقع ہوگا بلکہ گمان میرا یہ ہے کہ ایک پیغمبر کا
ظہور و خروج فرماویگا جب صبح ہوئی اپنے قوم کے لوگون کو جمع کیا اور نسے کہا کہ ایک امر عظیم اور آثار
غریبہ مشاہدہ کرتا ہون چاہتا ہون کہ استعلام اس امر کا کاہنان ہر دیار سے کرون پس کاہنان
ہر شہر کو نامہ لکہے منجملہ اونکے ایک نامہ وشق بن ہالہ یمنی کو لکہا اوسنے اوسکی جواب مین کہ جو تونی دیکہا ہے
مین نے بہی دیکہا ہی عنقریب اوسکا اثر ظاہر ہوگا اور ایک نامہ زرقا کاہنہ کو بہی لکہا کہ وہ بہی علم
کہانت و سحر مین شہرۂ آفاق تہے اور نگاہ بہت تیز رکہتی تہی کہ سہ روزہ راہ کو اسطرح دیکہتی تہی جسطرح
کوئی نزدیک کی چیز کو دیکہتا ہی اگر کوئی اوسکے قوم کا دشمن ہوتا اور ارادہ لڑائی کا رکہتا تہا
تو وہ کاہنہ چند روز قبل اپنے قوم کو اوس سے خبر کردیتی تہی کہ فلان دشمن درپے آزار تمہاری ہے
پس یہ لوگ تدبیر دفع اوسکے کرلیتی تہی غرض کہ جب تین روز نامہ بر کے پہونچنی کی رہے تہی تب زرقا
نے اوسکو دیکہکر اپنی قوم اعلام کردیا تہا کہ ایک سوار آتا ہی درمیان اوسکے عمامہ کی ایک خط معلوم
ہوتا ہے چنانچہ بعد تین روز کے نامہ سطیح بمصحوب صبیح غلام اوسکے کی پہونچا اس کاہنہ نے نامہ کو پڑہ کر
کہا کہ یہ قاصد از جانب سطیح خبر قبیح لایا ہے کہ وہ سوال کرتا ہے نور ساطع و روشنی لامع سے کہ جو اون
ایام مین اوسنے بالای آسمان مشاہدہ کیا ہے پس بحق پروردگار کعبہ یہ علامت نزدیک ہونی آنحال

[illegible]

میرے سے تمہاری ملاقات ہوگی لہذا ہم تم حقیقت اس حال کو دریافت کرکے حتی الامکان تدبیر اوسکے
اندفاع و ہلاکت کی کرینگے شاید کوئی تدبیر کارگر ہو اور پیش از لمعان اوس نور کو خاموش کرینگے جب یہ نامہ
سطیح کو پہونچا اوسکے مضمون سے مطلع ہوا اور باواز بلند رودیا اور اوسی وقت متوجہ مکہ معظمہ
کا ہوا اور وقت پہونچنے مکہ معظمہ کے ابوجہل اور شیبہ اور عتبہ اور سائر رذایل ساتھ ایک گروہ قریش
کے اوسکے استقبال کو آئے اور کہا تو نہیں آیا تو مگر واسطے کسی امر عظیم کے اگر کوئی حاجت رکہتا ہی تو بیان کر
اور سطیح نے کہا کہ کوئی حاجت نہیں ہے مگر فرزندان عبد مناف کو ایک مژدہ دینے آیا ہون ظہور پیغمبر بشیر
و نذیر کا پس ابوجہل وغیرہ گروہ قریش کو یہ بات پسند نہ آئی سب متفرق ہو گئے اوسکے پاس سے
پس حضرت ابوطالبؑ اور سائر اولاد اونکے یہ خبر پاکر پاس اوسکے جمع ہوئے اور اپنے نسب اور قبیلے کو
اوس سے پوشیدہ کرکے قبیلہ دوسرا اپنا ظاہر کیا کہ اوسکا منبع علم دریافت کریں اور اوسکے غلام کو خفیہ
انعام بھی دیا کہ اگر دیدنی علم مین استعداد کامل رکہتا ہی تو سب بتلا دیگا القصہ سطیح نے حضرت ابوطالب
سے کہا کہ تم میرے منہ پر ہاتھ رکھو جب ہاتھ رکھا تب اوسنے سب حال اونکے حسب و نسب کا اور نام اور
قبیلہ اور حال خفیہ انعام دینے کا بیان کیا اور کہا کہ قسم بخدای دائم و ابد و بلند کنندہ آسمان بے عمد و
یگانہ و یکتای محمد عبداللہ سے بہت جلد ایک فرزند پیدا ہوگا کہ آدمیون کو ہدایت کریگا ساتھ رشد
و صلاح اور خیر اور احسان کے اور باطل کریگا بتون کو اور ہلاک کریگا بت پرستون کو اور معین ہوگا
اور مدد کریگا اونکے ان امور مین وہ شخص کہ ابن عم اونکا و صاحب صولت و حملہای عظیم ہوگا اور تیغ آبدار
سے کفار کو دار البوار مین بھیجیگا علامات اوس پیغمبر کی یہ ہین کہ وہ ایک مرد ہے متوسط قد ور میر
درمیان دونون شانون کے ایک علامت ہوگی اور تاریکی مین اوس سے روشنی ظاہر ہوا کریگی
شیرین زبان و خوش بیان ہوگا زہد و تقوی مین بے نظیر تکبر و نخوت سے بری جو بات کہیگا درست
ہوگی اور جو سوال اوس سے کیا جائیگا برلستے جواب دیگا نام اونکا آسمان پر احمدؐ اور زمین پر محمدؐ ہے
اور اونکے معین کے یہ اوصاف ہین کہ وہ ایک سید بزرگ شیر ہے شیر شکار و پیشوای نیکو کردار انتقام
لینے والا کفار سے مشرکون کو کاسہای مرگ پلائیگا حملہ ہای اوسکے سے زہرہ شیران آب ہوگا
ہمیشہ لڑائیون مین پیادہ مرد کارزار رہیگا محمدؐ کا وزیر اور بعد اونکے امت کا امیر نام اونکا توریت

[illegible]

بہائی عبداللہ کے اور کہے تم سے پیدا ہوئی لڑکی ابوطالب یہ خبر سنکے خوش ہوئے اور یہ خبر تمام اہل مکہ
مین شایع ہوئے پس منبہ ابن الحجاج اوٹہا اور کہا ای ابوطالب تعجب ہے تمہارے لئے کہ آمنہ کی
سے کہ ایک کاہن کی کہنی پر اعتماد کرتے ہو پہر اوسکو ہمارے سامنے بلاؤ کہ ہم امتحان کرین شاید کہ دروغ
اوسکا ظاہر ہوجاوے پس حضرت ابوطالب نے سطیح کو طلب کیا جب وہ آیا تو بآواز بلند اوسنے
فریاد کی اور کہا کہ ای گروہ قریش جو اخبار مین نے ظہور پیغمبر مین بیان کیے ہین سب صحیح ہین وہ
توڑنے والا بتونکا اور ذلیل کرنے والا کاہنون کا ہے اگر میری راستی دریافت کرنا اور امتحان
منظور ہے تو عورتون کو اپنے میرے سامنے لی آؤ کہ مین امر عجیب تم لوگون پر ظاہر کرون پس لوگون
نے کہا کہ تم غیب سے مطلع ہو اوسنے کہا نہیں مگر مین اجنہ سے مصاحبت اور ملاقات رکہتا ہون وہ ملائکہ
سے جو بات سنتے ہین مجہسے کہدیتے ہین اس باعث سے مین جو بیان کرتا ہون وہ خلاف نہیں ہوتا ہے
پس قریشیون نے سب عورتونکو حاضر کیا مگر آمنہ وفاطمہ بنت اسد کو امتحانا نہیں لائے سطیح نے
سب کو قریب اپنے بلاکر ایک نظر دیکہکے آسمان کیطرف نظر کرکے کہا وہ عورتین انمین نہیں ہین جنسے
کہ امور غریبہ اور تحقیق میری بیان کا ہوگا جب وہ بہی آگئین تب اوسنی آمنہ کیطرف اشارہ کرکے
کہا واللہ یہ حاملہ ہین ساتہہ پیغمبر برگزیدہ ورسول پسندیدہ کی اور آمنہ کو آگے بلاکے پوچہا کہ آیا تم حاملہ
نہین ہو اونہون نے تصدیق اوسکے بیان کی پس فاطمہ بنت اسد کیطرف متوجہ ہوا اور ایک
فریاد کرکے بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تب بہت رویا اور بآواز بلند کہ یہ مان اوس امام کی ہے
جو بتونکو توڑے گا اور بڑے بڑے شجاعون کو ہلاک کریگا اور کوئی بہادر تاب اوسکے مقاومت
کے نہ لاسکے گا اور وہ ہے فارس یکتا شیر خدا مسمی بامیر المومنین علیہ السلام ابن عم خاتم انبیاء قریشیون کو
یہ بات سطیح کی ناگوار معلوم ہوئی اور تلوارین میان سے نکالکر آمادہ قتل سطیح وآمنہ وفاطمہ بنت اسد
کے ہوئے تو آمنہ سے مروی ہے جب یہ ہنگامہ ہوا تو مین خائف ہوئی ناگاہ جو فرزند کہ میرے پیٹ
مین تہا وہ حرکت مین آیا اور ایک آواز ہولناک اوس سے ظاہر ہوئی کہ مرد وعورت سب بیہوش
ہوکے گرپڑے پس طرف آسمان کے دیکہا مینی کہ درہای آسمان کشادہ ہین اور ایک سوار حربہ آتشین
ہاتہہ مین لیے بآواز بلند کہتا ہے کہ تم رسول خدا صلوات اللہ علیہ کو ہرگز نہیں پہونچ سکتے ہو اور
مین ہون بہائی اونکا جبرئیل پس یہ دیکہکے مین مطمئن ہوئی اور اپنے گہر آئی منبہ ابن الحجاج اوٹہا

ابوطالب نے قول عتبہ ابن الحجاج کا سطیح سے بیان کیا اوسنے کہا کہ جب ...
بہت سلام میرا اونکو پہونچانا اور کہنا کہ اوسنے بشارت آپکے ظہور کے دی تہی مگر تیری قوم نے اوسکی
تکذیب کی اور تیری جوار سے اوسے دور کیا بعد ازان یہ وصیت کرکے وہ رخصت ہوا اور کہنے لگا
کہ اسے بین مین ایک عورت ظاہر ہوگی کہ مجہسے زیادہ بشارت ظہور پیغمبر کے دیگی اور میری کلام کے
تصدیق کریگی پس بنے ہاشم اوسکے رخصت کرنے کو حد مکہ معظمہ تک یعنے شہر کے باہر تک گئے اثنائے
راہ مین ایک سواری ظاہر ہوئی اوسپر ایک عورت سوار بسرعت آتی تہی سطیح نے کہا ای سادات مکہ
یہ زرقای یمنی ہے تمہارے طرف آتی ہے ابہی ذکر مین تہے کہ زرقہ آ پہونچی اوسنے باواز بلند کہا کہ ای
گروہ قریش سلام میرا ہو تم پر کہ مینے ترک وطن اپنا کیا اور تمہارے طرف آئی ہون کہ خبر دون تمہین
امور جدید سے کہ نزدیک ہے ظہور اونکا اور وہ حالات جو سطیح نے ظاہر کیے تہی بیان کرکے کہا جو
مین نے تمہین مژدہ دیا ہی وہ وبال ہے میری واسطے اور تم لوگون کو عتبہ نے کہا یہ سخنان وحشت
انگیز کیسے تمسے ظاہر ہوتے ہین کہ ہم لوگون کو اور اپنے تئین ساتہ ہلاک اور استیصال کے وعید
کرتے ہو زرقا نے کہا کہ جو امر شدنی ہے اوس سے کب گریز ہو سکتا ہے اور آج دن ختم ہوا
اور اب شام ہوا چاہتی ہی تم سب لوگ کل پہر آنا کہ حقیقت حال سے بخوبی تم لوگون کو مطلع کر دونگی
لوگ متفرق ہوگئے اور نصف شب گذری تو زرقا سطیح کے پاس آئی اور کہا کہ علامات و آثار ظہور
انوار کے دیکہے مین نے اور وقت اوسکے ظہور کا نزدیک ہوا یعنے آمنہ سے ایک لڑکا پیدا ہونیوالا ہے
کہ اوس سے استیصال ہم لوگون کا ہوگا پس آمنہ کی قتل کی فکر کرنا چاہیے اس بارہ مین تمہاری
کیا رای ہے سطیح نے کہا کہ میری عمر قریب بہ ختم پہونچی مین تو شام کیطرف روانہ ہوتا ہون اور
تا وقت موعود وہ پین زندہ رہونگا مگر یہ مین جانتا ہون کہ جو کوئی کوشش اطفای نور نبی مجتبی مین
کریگا وہ خود منکوب و مقہور ہوگا اور تجہے بہی نصیحت کرتا ہون کہ تو معترض آمنہ کی نہو خدا اونکا
نگہبان ہے زرقا کو اپنے قول پر اصرار رہا تب سطیح نے کہا کہ اگر میری نصیحت تو نہین مانتی ہے
مجہسے ہاتہ اوٹہا کہ مین ساتہ تیری اس امر مین موافقت نکرونگا پس یہ کہکے سطیح شام کو
چلا گیا جب صبح ہوئی زرقا طرف بنی ہاشم کی آئی اور سلام کرکے کہا کہ رموز مخفیہ عنقریب
تمہین ظاہر ہونگی توریت و انجیل و زبور و صحف اس مولود کی جو عنقریب پیدا ہونیوالا ہے
[illegible] مطالعت کرو [illegible] بنی ہاشم خوش ہوئے اور الو[illegible]

گھبر گئے اور نظر لعنت کے آمنہ پر پڑی قدم اوسکی رفتار سی باز رہے یعنی قریب جا سکے اور زبان
گویا گونگی ہو گئی گو کہ دل مین حسرت و ملال تہا مگر بظاہر اظہار خوشی کر کے بشارت مولود مسعود کی
دی جب باہر آئی تو یہہ تدبیر آمنہ کی ہلاک کرنیکی کی کہ ایک عورت قبیلۂ غراج سی کہ نام اوسکا
تکمنہ تہا اور تمام زنان بنی ہاشم کے وہ مشاطہ تہی موافقت پیدا کر کے شب و روز اوسکے پاس
رہا کرتی تہی تا آنکہ ایک رات کو تکمنہ سوتی تہی جب بیدار ہوئی دیکہا کہ ایک شخص زرقا کی سرہانے
بیٹہا کچہ باتین کر رہا ہی اونمین ایک بات یہہ تہی کہ کاہنہ طرف مکہ کی آئی ہے بہت جلد پشیمان
ہوگی اپنی ارادہ سی زرقا نی جب یہہ بات سنی چونک پڑی اور کہا تو یار وفادار میرا تہا اتنی مدت
کیون میرے پاس نہ آیا اوسنے کہا ایک امر عظیم مجہپر نازل ہوا اس باعث سی میری آنی مین
تاخیر ہوئی وہ یہہ ہی کہ مین آسمان پر جاتا تہا اور سخنان فرشتگان کو سنتا تہا اندنون مین
آسمان تک نہین جانی پاتا ہون ایک منادی کو سنا ہی میننے وہ مابین آسمان یہہ ندا کرتا ہے
کہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہی کہ ظاہر کری ایک شخص تو مرنے والی بتون کو اور رواج دینی راہ
عبادت خدا کو پس افواج ملائکہ نے مجہی بہ نشانہ تیرہای شہاب دور کیا اور راہین آسمانون
کے مجہپر بند کین اب مین آیا ہون کہ یہہ حال تجہسے کہون زرقانی کہا دور ہو تو میری پاس سے
کہ مین اس فکر مین ہون کہ کوشش کرون قتل اوس فرزند مین کہ جو اب بزمانہ قریب پیدا ہونیوالا
ہے اوسنے کہا کہ جو شرط خیر خواہی تہی وہ میننے تجہسے بیان کی یہہ مین بالیقین جانتا ہون کہ کوشش
تیری بیفائدہ ہے بجز وبال دنیا و آخرت کی کچہہ تجہے حاصل نہوگا خدا مدد اپنی پیغمبر کے کریگا اسطرح کہکے
اوسنے بہت سی باتین کین اور غائب ہو گیا یہہ باتین تکمنہ سنتی تہی جب صبح ہوئی زرقا کی پاس آئی
اور کہا مین تجہی غمگین پاتی ہون کیا سبب ہے اوسنی کہا کہ آمنہ سی ایک فرزند پیدا ہوگا وہ قلع
اصنام کریگا اور ساحرون و کاہنون کو پشیمان کریگا پس صبر کرنا آتش سوزان پر آسان ہے
صبر کرنی سی اوپر مذلت و خواری دشمنان کے اگر کوئی مدد میری ہلاک آمنہ پر اپنے تو چاہے مجہسے
طلب کری وہ مین اوسی دون اور ایک کیسۂ زر سامنی اوسکے رکہدیا جب تکمنہ نے کیسۂ زر دیکہا
فریفتہ اوسکے ہو گئی اور کہا مین مشاطہ زنان ہاشمی کی ہون شاید کچہہ اس امر عظیم کی تدبیر مجہسے ہو جائے
زرقا نے ایک خنجر زہر آلود اوسے دیا اور کہا کہ جب تو مشاطگی آمنہ کی مین مصروف ہو تو ناگاہ اوسکے

کام مین مشغول کرد کہ وہ مجھسے غافل ہوجاوین اوسوقت مین تیرے کام مین مشغول ہون زرقا نے
کہا بہتر پس اوسنے دوسری دن کہا ابیکو اکثر سب اعیان و اشراف مکہ طلب کیا اور شراب بہت ولیمہ
اپنے مین حاضر کی جب یہ سب مشغول اکل و شرب کی ہوئی اوسوقت تکنہ خنجر بکف متوجہ خانہ آمنہ
کے ہوئی اور رشتہ کی اونکی کرنے لگی اوسی حالت مین خنجر مسموم باہر نکالا کہ آمنہ کو ہلاک کری پس
باعجاز محمد وہ عدل گرفتہ ہوگئی اور پردہ اوسکے آنکھونکی آگے پڑگیا اور کسینے ہاتھہ اوسکے ہاتھہ پر مارا
کہ خنجر اوسکے ہاتھہ سی گر پڑا اور نالہ و اجرنا بیساختہ تکنہ کے زبان سی بلند ہوا جب آمنہ نے یہ آواز سنی
پیچھے پھر کر دیکھا خنجر برہنہ مشاہدہ کرکے چلائین عورتین ہر طرف سی آکر جمع ہوگئین تکنہ کو پکڑ لیا کہنے لگین
ای ملعونہ تو آمنہ کو کس جرم پر قتل کیا چاہتی تہی اوسنے کہا کہ مجھی قتل اوسکا بیشک منظور تہا لیکن شکر
خدا کا کہ اس بلا کو خدانی اونسے دور کیا پس آمنہ نے شکر خدا کیا اور جب سب عورتون نے سبب
اسکا تکنہ سی باصرار پوچہا اوسنی کیفیت زرقا کی مفصل بیان کی اور کہا کہ جلد اوسکو پکڑ لو قبل اسکے
کہ تمہاری ہاتھہ سی نکل جاوی پس یہ کہکے تکنہ مرگئی جب یہ خبر مشتہر ہوئی سب بنی ہاشم زرقا کی تلاش
کو گئی اور تفحص کیا مگر جو کہ یہ خبر وہ بیشتر سی پاکر مفرور ہوگئی تہی نہ ملی اور ہمیشہ حضرت آمنہ اور جن
اور بشارتین درمیان ہوا اور زمین و آسمان سی سنتی تہین اور عبداللہ کو مطلع کرتی تہین وہ حکم اوسکی
پوشیدگی کا کرتے تہی اور حضرت آمنہ مین مطلق آثار حمل کے ظاہر نہوتی تہی جب ساتوان مہینا حمل کا
ہوا حضرت عبداللہ بضرورت خرید سامان ولیمہ و عقیقہ روانہ مدینہ ہوئی اور وہان پہونچکی برحمت ایزدی
واصل ہوئی جب خبر مکہ مین آئی سب اہل مکہ اونکی مصیبت مین گریان اور محزون ہوئے فصل
تیسری بیچ بیان ولادت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الغرض جب نوان
مہینا حضرت آمنہ کو تمام ہوا تو ایک روز حضرت آمنہ داخل حجرہ ہوئین بقصد اسکے کہ انتقال شوہر مین
گریہ و بکا کرین اور در حجرہ کو بند کرکی مشغول گریہ و زاری ہوئین کہ ناگاہ آپ کو درد زہ عارض ہوا چاہا
کہ در حجرہ کہولکر اپنی مان کو بلا کی اپنا معین کرین ہر چند کوشش کے مگر دروازہ نہ کہلا پس بیٹھ گئین
اور بسبب تنہائی کے وحشت عظیم اون پر طاری ہوئی ناگاہ دیکھا کہ چہت حجرے کی شق ہوئی اور چار
حوریان جنت نازل ہوئین کہ حجرہ اونکی نور سے روشن ہوا اور خدمت حضرت آمنہ مین عرض کی
کہ آپ کچہہ خوف نکرین ہم واسطے خدمتگذاری کی منجانب خدا مامور ہوکی آئی ہین پس اون حوریون نے

کہ پیشانی نورانی اپنی زمین پر رکھی سجدہ میں ہیں اور انگشت شہادت کو بلند کیے ہوئی لا الہ الا اللہ
فرماتے ہیں وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ لِاِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً مَضَیْنَ مِنْ شَہْرِ
رَبِیْعِ الْاَوَّلِ فِیْ عَامِ الْفِیْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مَعَ الزَّوَالِ محمد بن یعقوب کلینی کے کتاب
کافی میں تحریر فرمایا ہے کہ جب گذر چکی بارہ راتیں شہر ربیع الاول سے تب جناب رسالت مآب صلعم جمعہ
وقت زوال پیدا ہوئے وَرُوِیَ اَیْضًا عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً
اور ایک روایت میں ہے کہ نزدیک طلوع فجر چالیس برس پیشتر بعثت سے سطح زمین کو اپنی نور سے منور کیا
دوسری روایت ملا محمد باقر علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ولادت باسعادت آپکی شب جمعہ
نزدیک طلوع صبح سترہویں ربیع الاول کو واقع ہوئی اوس وقت تک سات ہزار نو سو برس چار مہینے سات
دن وفات حضرت آدم سے گذری تھی جب حضرت آمنہ نے جمال مبارک اون حضرت کا دیکھا تو حضرت ظاہر و مطہر
سرمہ کشیدہ تھے اور نور مبارک اس طرح روشن تھا کہ آمنہ نے ہر منظر رفیع اور ہر قصر منیع کو بیچ حرم اور اطراف حرم
کے تھی دیکھے اور ایک برق ایسی روشن ہوئی کہ اوس سے خانہای مومنین روشن ہوگئی اور خانہای اہل نفاق
تیرہ و تاریک ہوگئی اور بت مشرق و مغرب عالم کے گر پڑے پس حوروں نے جناب رسالت مآب کو ایک جامہ
بہشت میں لپیٹا اور خود سوئی بہشت چلی گئیں اور ملائکہ کو بشارت ولادت اوس جناب کی دی اوس وقت
جبرئیل و میکائیل بحکم رب جلیل آسمان سے بصورت جوان حسین داخل حجرہ طیبہ حضرت آمنہ ہوئی اور
جبرئیل کے ہاتھ میں ایک طشت طلا اور میکائیل کے ہاتھ میں آفتابہ عقیق بہشت تھا اور جبرئیل حضرت
رسول خدا کو ہاتھوں پر لیئے تھے اور میکائیل پانی ڈالتے تھے یہانتک کہ حضرت کو غسل دے چکے پس جبرئیل
نے کہا اے آمنہ ہمنے انکو بوجہ نجاست غسل نہیں دیا ہے کہ یہ خود طاہر اور پاک پیدا ہوئے ہیں
بلکہ واسطے زیادتی صفائی اور نور کے غسل دیا ہے پس آپ کو عطرہای بہشت سے معطر کیا
وقایع امور عجیبہ کہ وقت ولادت باسعادت آنحضرت واقع ہوئی اور ذکر شمائل با فضائل
و معجزات بدن آنحضرت ابن بابویہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ شب ولادت باسعادت
حضرت میں ایوان کسری جنبش میں آیا اور چودہ کنگرہ اوس سے گرے اور دریاچہ ساوہ خشک ہوگیا
اور آتش فارس کہ جسکی وہ پرستش کرتے تھے خاموش ہو گئی جناب آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے
حق الیقین میں معجزات وقت ولادت میں سعادت میں ذکر کیا کہ خاصہ و عامہ نے بطرق متکاثرہ

سحر ساحران ضعیف ہوا اور جو بت جہان تہا ہونہ کے بل گر پڑا اور طاق کسری کو بادشاہ عجم نے نہایت
استحکام سی بنا کیا تہا کہ ابتک باقی ہے وہ لرزان ہو کر چودہ کنگری اوسکے گرے اور درمیان اوسکے
شکست ہوئی اور تا ازین دو کنگری ہو گئی کہ ابتک سوائی اوسکے اور کہین شکستہ نہین ہے اور جو
قصر کہ دجلہ پر بنا کیا تہا خراب ہو گیا اور دریائی اوسمین جاری ہوا اور دریاچہ ساوہ جو پرستش گاہ
اونکا تہا خشک ہوا اب بجای اوسکے نمکزار ہے کہ نزدیک کاشان کے ہی اور آتشکدہ فارس
کہ ہزار سال سے اوسکو پرستش کرتے تہی اوس شب بجہگیا اور رود خانہ سماوہ مین کہ برسون سے
خشک تہا پانی جاری ہوا اور ایک نور طرف حجاز سے ساطع ہو کر تمام [illegible] منتشر ہو گیا اور تخت
ہر بادشاہ کا سرنگون ہوا اور سب بادشاہ اوس روز گونگی تہے کہ بات نہین کر سکتے تہی اور ملائکہ مقربان
اور ارواح اصفیای پیغمبران ہنگام ولادت حاضر السعادت حاضر ہوئے اور رضوان خازن بہشت
بہی مع حوریان آیا اور ابریقین و طشتہای طلائی و نقرئی حاضر کیے اور حضرت آمنہ کو شربتہای بہشت
لاکر پلایا اور آنحضرت کو بعد ولادت آب بہشت سے غسل دیا اور عطرہای فردوس سی معطر کیا
اور مہر نبوت آپکی پشت پر کی کہ نقش اوسکا ہو گیا اور سب آسمانون کے فرشتے آپ کی خدمت مین
حاضر ہوئی اور سلام کہا اور ساعت ولادت مین چار رکن کعبہ معظمہ کے زمین سے جدا ہوئی اور
طرف حجرہ مقدسہ کی سجدہ مین گرے اور ملا معین نے معارج النبوۃ مین ذکر کیا ہے کہ صفیہ بنت
عبد المطلب کہتی ہین کہ شب ولادت آن حضرت مین بجای قابلہ تہی ایک نور وقت ولادت
اوس جناب کی ایسا ظاہر ہوا کہ نور چراغ پر غالب ہو گیا اور اوس شب مین چہ علامتین مینے
مشاہدہ کین ایک اونمین سے یہ کہ جب پیدا ہوئی آپ اوسیوقت سجدہ کیا دوسری یہ کہ جب
سجدہ سے سر اوٹھایا بزبان فصیح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنّی رسول اللہ کہا اور تیسری یہ کہ تمام گہر
آپکی نور سے روشن ہو گیا چوتہی یہ کہ جب مینے ارادہ اونکی غسل دینے کا کیا ایک ہاتف نی آواز دی
کہ ای صفیہ اپنے تئین تکلیف نہ دی کہ ہمنے اوسکو غسل دیکی بہیجا پانچوین یہ کہ آپ ختنہ کردہ اور ناف
بریدہ تہی چہٹی یہ کہ آپ کی پشت پر مہر نبوت تہی کہ اوسمین یہ لکہا دیکہا مینے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ اور ارباب اشارت نی چہ لطیفے اسمین مذکور کیے ہین
لطیفہ اول یہ ہے کہ جب بعد ولادت آپ سجدہ مین گئے تو آہستہ آپنی کچہہ فرمایا صفیہ کہتی ہین کہ مین کان

ایہا الناس ہر گاہ حضرت نے اوسوقت ہمکو فراموش نکیا تو امیدوار رہنا چاہیے کہ وقت شفاعت بہی
تمہین فراموش نہین کرینگے لطیفۂ دوم یہ ہی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
جواب نے اوسوقت فرمایا تو یہ کلمۂ شہادت آپکا گواہی حضرت عیسے سی ہی کہ اونہون نے گہوارہ مین اپنی ماکی
پاکدامنی پر گواہی دی تہی زیادہ ہی اسواسطے کہ گواہی پاکی حق تعالی پر اور شرک سی زیادہ ہی گواہی
پاکی مادر سے لطیفۂ سوم یہ کہ نور آنحضرت کا اوس شب نور چراغ پر غالب آیا اگر نور معرفت ہمارا اوپر
جہنم کے زیادہ آوے تو کیا عجب لطیفۂ چہارم یہ کہ آنحضرت مغسول باب جنت سے دنیا مین آئی ہین اگر امت
بہی آپکے دنیا سے مغسول [illegible]ت کرم خدا اوس سے باہر جاوین کچہ عجب نہین بمفاد آیہ کریمہ لَا تَقْنَطُوْا
مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ لطیفۂ پنجم یہ ہی کہ حضرت مختون و مسرور آئی اگر امت آنحضرت کی دنیا سے مسرور و مغفور جاوین
تو کچہ عجب نہین لطیفۂ ششم یہ کہ آنحضرت کی درمیان دونون شانون کی مہر نبوت تہی کہ اوسپر
کلمہ توحید منقوش تہا ہر چند کفار و مشرکین قریش جہودان نے کوشش کے اور چاہا کہ اوسکو کہید و کر
سے اپنی محو کرین مگر کچہ نکر سکے اسیطرح پر حق تعالی نے اونکی امت کی دلون کو خاتم معرفت مین سے مختوم
کیا ہے کہ اُولٰئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ اگر شیطان بہی اوسکے محو کرنے پر کرم الہی سے
دسترس نپاوی تو کیا عجب روضۃ الواعظین مین روایت کی ہے کہ وقت ولادت حضرت شیطان نے
اپنے اولاد کو جمع کرکے کہا کہ اول شب سے احوال آسمان کا متغیر پاتا ہون شاید کہ کوئی حادثۂ عظیم واقع ہوا ہے
کہ جب سی حضرت عیسے علیہ السلام آسمان پر گئے مثل اوسکے واقع نہین ہوا تو جاؤ اور دریافت کرو کہ اسکی خبر لاؤ
پس وہ سب جاکی لوٹ آئی اور کہا کہ ہمکو کچہ نہین معلوم ہوا ہی اوس ملعون نے کہا کہ یہ کام مجہی سی ہوگا آخر تمام
دنیا مین و پہرا جب وہ حرم کعبہ تک پہونچا اور اندر داخل ہونا چاہا چونکہ سب ملائکہ حرم کو احاطہ کیے تہی اوسکو
اندر جانی نہ دیا پس لوٹ آیا پس ایک گنجشک کی برابر چہوٹا ہوکر جانب کوہ حری سی اندر گیا حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے اوسی دیکہکر للکارا کہ دور ہو ای ملعون اوس سے کہا کہ مین ایک خبر پوچہتا ہون کہ آجکی
رات زمین پر کیا امر عظیم واقع ہوا ہی جبرئیل نے کہا کہ محمد صلوات اللہ علیہ کہ بہترین پیغمبران آج پیدا ہوئی ہین
پوچہا کہ میرا اختیار اون پر ہوگا کہا کہ نہین پہر پوچہا کہ اونکی امت مین مجہی دسترس ہوگا اونہون نے
کہا کہ ہان اوس نے کہا کہ مین راضی ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام سی بسند معتبر مروی ہی کہ ابلیس
لعین ساتوین آسمان تک جاتا تہا اور اخبار سماویہ وہان جاکی سنتا تہا جبسے حضرت عیسے علی نبینا
و علیہ السلام [illegible] سے ممنوع ہوا [illegible]

سب آسمانون سے جانا اوس ملعون کا منقطع ہوا اور شیاطین تیر شہاب سے ابواب سماوات
سے نکالی گئی اور شمایل با فضایل آنحضرت کے ابو علی محمد ابن احمد ابن علی الفتال نے روضة الواعظین
مین حضرت امیر المومنین سے اسطرح پر روایت کی ہین کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا
کَانَ اَبْيَضَ اللَّوْنِ مُشْرَبٌ حُمْرَةً رنگ مبارک آپکا سفید اور سرخی اوسمین غالب تھی اَدْعَجَ
الْعَيْنَيْنِ سَبْطَ الشَّعْرِ آنکھین سیاہ و موہاے سر راست تھے دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ سیاہی موہاے باریک کے
وسط سینہ سے ناف تک برابر تھے سَهْلَ الْخَدِّ رخسار آپکے ہموار تھے [illegible] مسربۃ تجری کالقضیب
بال آپکی سینہ و شکم کے مثل شاخ باریک درخت کے نمایان تھے لَمْ [illegible] بطنہ ولا فی صدرہ شعر
غیرہ سواے اوسکے آپ کے سینہ و شکم مین اور بال نتھے کَانَ شَثْنَ الْكَفِّ وَالْقَدَمِ کف دست
اور پیر آنحضرت کی گوشت سے پر تھے گوندہتہا اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَعَدٍ اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَتَقَلَّعُ
مِنْ صَخْرٍ وقت راہ چلنے کے زمین پر پیر کہینچکے نہین ہٹتے تھے بلکہ زمین سے اسطرح پر قدم اوٹہاتے تھے کہ گویا پیر
راہ چلتے ہین سنگ سے قدم جدا ہوتا ہے وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا اور جب کسی جانب متوجہ ہوتے
تھے تو تمام بدن سے اوسطرف پہر جاتے تھے لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ میانہ قد تھے كَانَ عَرَقُهُ
فِي وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤُ قطرات پسینے کے پیشانی انور پر مثل موتیون کے ظاہر ہوتے تھے رِيحُهُ اَطْيَبُ
مِنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ آپکے پسینے مین خوشبوے مشک اذفر آتی تھی موںہہ آپ کا مانند ماہ شب
چاردہ کے چمکتا تہا سر مبارک بڑا تہا بال سر کے نرمہ گوش تک رہتے تھے اور کشادہ پیشانی تھی
اور ابروہاے مقدس مثل کمان کے مقوس تھے اور پیشانی پر ایک رگ تھی کہ وقت غصہ کے
پہول جاتے تھی اور ظاہر ہو جاتی تھی اور بینی مبارک کشیدہ اور باریک تھی اور درمیان اوسکے
تہوڑی بر آمدگی تھی یعنے سوراخ بینی چہوٹا تہا اور نور اوس سے چمکتا تہا ریش شریف گہنی تھی
اور کچہ ہموار تھی دہان حلو البیان آپ کا بہت چہوٹا تہا اور دانت سفید و براق و نازک اور
کشادہ تھے اور گردن حضرت کی ایسی مصفی اور سپید تھی اور نورانی تھی کہ نقرہ کی اور معتدل معلوم ہوتے
تھے اعضاے بدن سب معتدل اور قوی و اندام خوشنما اور سینہ اور شکم برابر یکدیگر کے تہا
اور درمیان دونون شانونکی چوڑائی اور کشادگی تھی اور سر استخوان ہاے بند ہاے بدن حضرت
قوی و گندہ تھے اور یہ علامت شجاعت اور قوت ہے اور عرب مین ممدوح ہے اور بدن سفید
[illegible] تھے اور کف مبارک

بدن آنحضرت بر سبیل اختصار اولی جو کوئی حضرت کو شب تاریک مین دیکھتا تھا ایک نور
آپ کے رخ انور سے مانند ماہ تاباں کے مشاہدہ کرتا تھا۔ نقل ہے کہ عائشہ کی سوئی گم ہو گئی تھی
رات کو جب حضرت گھر مین آئے نور روی مبارک سے وہ سوئی ملگئی دوم بوی خوش
آنحضرت کے ایسی تھی کہ جس راہ سے آپ گذر فرماتے تھے لوگ دریافت کرتے تھے کہ آپ اسطرف سے
تشریف لیگئے ہین اور آپ کے پسینے مین بوی عطر آتی تھی کہ اسکو جب جمع کرتے تھے تو بہترین
عطر ہوتا تھا اور داخل عطرہای دیگر کرتے تھے تیسرے دہوپ مین یا راہ چلنے مین سایا آپکا نہین
ہوتا تھا چوتھے جس شخص کے ساتھ آپ راہ چلتے تھے ہر چند وہ بلند قامت ہوتا تھا مگر آپکا
سر و گردن اوس سے بلند رہتے تھے پانچوین ہمیشہ دہوپ مین ابر آپ
کے سر پر سایہ افگن رہتا تھا اور آپ کے ہمراہ چلتا تھا چھٹے کوئی چڑیا یا جانور پرندہ
آپ کے سر کے اوپر سے پرواز نہین کرتا تھا اور کوئی جانور مانند مکھی یعنی مگس اور پشہ وغیرہ کے
آپ کے بدن پر نہین بیٹھتا تھا ساتوین پشت سے ہر چیز آپ ایسے دیکھتے تھے جیسا سامنے کے
چیز کو دیکھتے تھے آٹھوین خواب و بیداری آپ کی یکسان تھی اور حالت نوم مین حواس
حضرت ادراک سے بیکار و معطل نہین ہو جاتے تھے اور سخن ملایکہ کو سنتے تھے اور اور لوگ
نہین سنتے تھے اور فرشتون کو دیکھتے تھے ماورا آپ کے اور کوئی نہین دیکھتا تھا اور حال دل
لوگون کا آپ کو معلوم ہو جاتا تھا نوین بوی بد ہرگز آپ کے مشام ہمام مین نہین پہونچتی تھی
دسوین آپ دہن مین یہ برکت تھی کہ جس کوئین مین ڈالتے تھے وہ پر آب ہو جاتا تھا۔
جس صاحب درد کے لگا دیتے اوسکو شفا ہوتی تھی اور دست مبارک آپکا جس طعام کو مس
کرتا تھا اوسمین برکت بہم پہونچتی تھی اور طعام قلیل سے جماعت کثیر کو سیر کرتی تھی چنانچہ جابر
انصاری نے بہ برکت آپ کی دست حق پرست کی بزغالہ اور ایک صاع جو سے سات سے
آدمی کو سیر کیا گیارہوین آپ سب زبانین اور لغتین سمجھتے تھے اور بجمیع لغات آپ کلام
فرماتے تھے بارہوین پانی آپ کی انگلیون سے جاری ہوا کہ ایک جماعت کثیر سیراب ہو گئی
تیرہوین یہ کہ باشارہ انگشت شق القمر فرمایا چودہوین قوت مین کوئی آپ سے تاب
مقاومت نہین رکھتا تھا پندرہوین سب مخلوق کو رعایت حرمت آنحضرت ہی کی

علیہ و آلہ وسلم کتاب حیات القلوب مین شاد ان رحمۃ اللہ علیہ سی منقول ہی کہ جب حضرت
چار مہینی کے ہوئ تو حضرت آمنہ آپ کی ماں نی انتقال فرمایا حضرت عبد المطلب نی بہت سی دایا ان
طلب کین مگر آپ نی کسی کا دودہ نہین پیا تا آنکہ حلیمہ دختر عبد اللہ بن حرث زوجہ حارث بن
بن عبد العزی حاضر ہوئین اور یہ بہت مفلوک و پریشان تہین اوس سال مین قحط عظیم
تہا خشک سالی سبب شہر و یمن ہی غرض حلیمہ نے آپ کو گود مین لیکی پستان چپ دینی لگین
آپ نی اوس طرف توجہ نکی اور طرف پستان راست کے کہ مدت سی خشک تہی اور کسی
لڑکی نی حلیمہ کے اوس سی بوجہ خشکی کے دودہ نہین پیا تہا رغبت فرمائی مگر اوس صاحب یمینت
نے جب باصرار تمام اوسنی کی طرف میل فرمایا تو فوراً آپ کے برکت سی اوسمین دودہ
بافراط جاری ہوا حلیمہ متعجب ہوکر کہنی لگین کہ بخدا سوگند مینی بارہ لڑکون کو پستان چپ سی
دودہ پلایا اور اوسمین ایک قطرہ دودہ نہ تہا اب تیری برکت سی اسمین بہی دودہ پیدا
ہو گیا حضرت عبد المطلب بہت خوش ہوئ اور حلیمہ سی درخواست کی مین آمنہ کی گہر رہنی
کی کی اور متوقع انعام کثیر کا کیا مگر اونہون نی رہنا قبول نکیا مجبور رخصت کیا اور چار
ہزار درہم سفید اور دس جامہ فاخرہ اپنی کپڑون سی اور چار کنیز رومی اور حلہای یمنی اور
حبشی و تا بیرون کعبہ اونکی مشایعت کی جب حلیمہ داخل اپنی قبیلہ کے کہ موسوم بہ قبیلہ بنی سعد
تہا ہوئین ستر آپ کا کہولا اوس سی ایک نور ساطع ہوا کہ زمین اور آسمان کو منور کر دیا سب
پیر و جوان چہار طرف سی دوڑی اور حلیمہ کو اس کرامت کی مبارکباد دی اور حضرت کی محبت
سب کی دلون مین جاگزین ہوئی حلیمہ کہتی ہین کہ آپ کی بول و غایط سی بوی مشک و عنبر
آتی تہی کبہی محتاج ہونیکی نوبت نہ پہونچی جب فضلہ آپ کا جدا ہوتا تہا تو فوراً زمین اوسکو
نگل لیتی تہی جب دس مہینی کے آپ ہوئ حلیمہ نی قصد عبد المطلب کی خدمت مین لیجانیکا
کیا مگر آپ اوس روز تک اپنی مکان خواب گاہ سی باہر نہ نکلی اور انکو جرأت وہان تک
جانیکی نہ ہوی چار ساعت دن آیا تہا کہ آپ باہر نکلی تو اونہون نی دیکہا کہ سر مبارک کا
دہویا ہوا اور بالون مین کنگہی کی ہوئی ہی اور جامہای سندس و استبرق پہنی ہوئی ہین یہ
دیکہکی متعجب ہوئین اور پوچہا کہ یہ جامہای فاخرہ کہانسی ملی اور زینت بالونکا کہانسی

بھیجی تہائی جب آپ کو عبد المطلب کے پاس لائین اور یہ حال بیان کیا تو آپ نی دیکھا یہ حال پایا اور کرامات
جو کچہ ان سے دیکہنا تو اوسکو پوشیدہ رکہنا اور ہزار درہم اور دس جامہ اور ایک کنیز رومی حلیمہ کو دیکی
رخصت کیا جب حضرت پندرہ مہینی کی ہوئے جو کوئی دیکہتا تہا یہ گمان کرتا تہا کہ آپ پانچ برس کی ہین
جب حلیمہ آپ کو اپنے گہر لیگئی تہین بائیس گوسفند انکی پاس تہین اور جبتک حضرت وہان رہے
اور اونکے پاس سے جدا ہوئے اتنی مدت مین ہزار گوسفند اور اونٹ بہم پہونچے تو یہ برکت حضرتؐ کی تہی
جب حضرتؐ کی عمر قریب دو برس کی پہونچی تو ایک شب پسران حلیمہ چراگاہ سے محزون پہری اور کہا کہ
اے مادر آج ایک گرگ بزرگ دو گوسفند ہماری گلہ سے لیگیا حلیمہ نے کہا کہ خدا اسکا عوض دیگا
حضرت نے جب یہ سنا فرمایا تمناک نہو کہ کلمہ گوسفند تمہارا گرگ سے بحکم خدا ہم پہیر وائینگی ضمرہ برادر
بیٹی حلیمہ نے کہا عجب ہے تمسے اے بہائی کہ آج بہیڑیا بکریان لیگیا کلمہ ہم کیونکر واپس کر دینگی حضرتؐ
نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک آسان ہے جب صبح ہوئی ضمرہ آپ کو اپنے کاندہی پر بٹہا کے
اوس مقام پر لیگیا وہان پہونچ کے آپ زمین پر اوتری اور سجدہ مین جا کے یہ دعا کی کہ اے
خدا و پروردگار و سردار و مولا میرے تو جانتا ہے جو حق حلیمہ کا مجہپر ہے ایک بہیڑئے نے اوسکی بکریون
پر یہ تعدی کی ہے مین تجہسے سوال کرتا ہون کہ بہیڑئے کو حکم کر کہ اوسکی گوسفندونکو واپس لاوی
پس اوسیوقت بہیڑئے نے دونون بکریان حاضر کردین اور آپ کے قدمون پر گرکے بحکم خدا
گویا ہوا اور کہنی لگا کہ یا حضرتؐ میری خطا کو آپ معاف فرماوین مین نہ جانتا تہا کہ یہ بکریان آپکی
کی ہین مگر جسوقت مین لیگیا تہا ایک ہاتف نے ندا دی تہی کہ اے گرگ خوف خدا سے ڈر اور
ان بکریون کو بحفاظت تمام رکہہ تا کہ بہترین پیغمبران کو واپس کرے تو اسی وجہ سے مجہے آزار نہ
پہونچا اور فورا ساتہی طلب کے حاضر کر دیا ضمرہ یہ دیکہکے بہت متعجب ہوا دوسری
روایت مین منقول ہے اہل مکہ مین دستور تہا بعد پیدا ہونے لڑکے کی سات
دن کی بعد دایہ کو وہ لڑکا دیتی تہی جب آپ پیدا ہوئی بہت سی عورتین اس امید پر آئین
کہ آپ کی دایہ ہوکی شرف حاصل کرین مگر حضرت آمنہ نے ایک خواب دیکہا تہا کہ ایک
ہاتف کہتا تہا کہ حلیمہ کو مرضعہ مقرر کرو اس وجہ سے اور کسی کو قبول نکیا جب یہ آئین تب انکو
مامور کیا سبب انکی آنیکا یہ ہوا کہ حلیمہ کہتی ہین مین اسقدر مفلوک تہی کہ دو دو فاقی مجہی ہوتی
تہی لیکن ایک شب مین خواب و بیداری مین تہی کہ ایک آدمی آیا اور مجہی ایک پانی کی نہر مین

میرے پاس ہوئی تب پھر مجھی میری منگان میں کر لیا اور رکھا کہ بی تو نے کہ وہاں بھی روز کی تم بھوکی تی اور ایک
ہاتھ میرے سینہ پر مارا جب بیٹی صبح کو اپنے قبیلہ مین گئے سب متعجب ہوکر کہنی لگی یہ حسن و جمال
تمکو کیونکر حاصل ہوا کہ ہیتی تم ایسی نہ تہی میں نے اِس حال انہیں کو مخفی رکھا بعد دو روز کی آواز ایک ہاتف
کی کانین تمام اہل قبیلہ کی آئی کہ ای زنان بنی سعد تمپر برکت نازل ہوا اور زحمت و کلفت دور
ہو تمسی برکت رضاعت سی ایک مولود کے کہ مکہ مین پیدا ہوا ہے خوشحال اوسکا کہ اوسے
دودہ پلاکر کامیاب ہو یہ آواز سنکر سب عورتین مکہ کو دوڑین اور مین بسبب پریشانی خود
اور مرجانی چارپایونکی اور نہ موجود ہونے بار برداری کی وہان جا نہین سب پر سبقت نکر سکی
مگر حضرت آمنہ بوجہ اسکے کہ خواب مین میرا نام اونکو الہام ہو چکا تہا کسی کو منظور نکرتی تہین
تا اینکہ جب مین حاضر ہوی مجھی مامور کیا پس مین حضرت کی پاس حجرہ مین گئی وہان ایک
روشنی دیکہی مینی کہا کہ تمکو چراغ روشن کر دیا ہی حضرت آمنہ نی کہا کہ روز ولادت اس
مولود سی دنکی کیا خصوصیت اس حجرہ مین رات کو بہی حاجت چراغ نہین ہوتی تہی نور اس
لڑکی کا زیادہ چراغ کی روشنی سی ساطع رہتا ہی یہ روشنی اوسیکے نور کی ہی حلیمہ کہتی ہین کہ جب
مین حضرت کو لیکر اپنے گھر چلی تو اثنا راہ مین چالیس آدمی نصرانی ملے ایک وہمین سی اوصاف
پیغمبر آخر الزمان کی بیان کرتے کہتا تہا کہ یہ وہی ہی اور لڑکے کی طرف اشارہ کیا ناگاہ شیطان
نے آواز دی کہ جلد اسی قتل کرو قبل اسکے کہ تم پر مسلط ہو پس اونہون نی تلوارین میانسی
لین اور میرے پاس آے اوسوقت آپ نی سر آسمان کی جانب بلند کیا ناگاہ ایک آواز مہیب
مینی سنی مانند رعد اور ایک آگ دیکہی کہ آسمان سی اوتری اور درمیان حضرت حائل ہوگئی اور
اون سب کو جلا دیا بعد ازان جب مین اپنے قبیلہ اور گھر مین پہونچی تو بہ برکت قدم حضرت جنگل
اونکی قبیلہ کی سرسبز ہو گئے اور سب درخت پر میوہ ہوے اور قحط بارزانی میں مبدل ہوا اور
برکتین بہت ظاہر ہوئین جس بیمار کو آپ کی پاس لاتے تہے وہ فوراً صحت پاتا تہا اور ہر روز معجزات
آپ سی ظاہر ہوتی تہی

فصل پانچوین بعض مناقب و خصائص حضرت مین

بسند معتبر ابن عباس رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ حضرت رسول خدا نی فرمایا کہ حق تعالے نی سب خلقت
کو دو حصہ کیا یعنی اصحاب یمین اور اصحاب شمال اور مجھی حصہ مین نیکون کی کہ اصحاب یمین ہین
رکہا بسند معتبر ابن عباس سے مروی ہے کہ چالیس مرد یہودی مدینہ مین آے اور کہا

ہوں تا دروغ اوسکا ظاہر ہو جب حضرت کی خدمت میں آئے آپ نے فرمایا توریت کو درمیان اپنے
اور تمہارے حکم گردانتا ہوں میں یہودیوں نے اسے قبول کیا اور آپ سے سوال کیا کہ آدم تجہسے
بہتر ہیں اسواسطے کہ حق تعالے نے اپنی قدرت سے اونکو پیدا کیا حضرت نے فرمایا کہ آدم پیغمبر اور
باپ میرے ہیں مگر حق تعالے نے بہتر اونسے مجھے کیا ہے کہ ہر روز پانچ مرتبہ نماز پنجگانہ میں بندہ کہتے
ہیں أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ
اور آدم کو رسول اللہ نہیں کہتے ہیں اور روز قیامت علم حمد میرے ہاتھ میں ہوگا نہ دست
آدم میں پھر یہودیوں نے کہا کہ نوح علیہ السلام کو جناب باری کی کشتی پر سوار کیا کشتی نے
جودی پر قرار لیا حضرت نے فرمایا اوس سے زیادہ رتبہ مجھے کرامت فرمایا ہے کہ ایک نہر زیر
عرش جاری ہے اور اوسکے کنارے پر ہزار ہزار قصر ہیں خشتیں اوسکی چاندی سونے
کی ہیں زمین اوسکی مشک سفید سے ہے اور وہ نہر کوثر ہے جو حق تعالے نے مجھے دی ہے چنانچہ
حق تعالے فرماتا ہے إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ یعنے تحقیق عطا کیا ہمنے تجھکو کوثر پس سب نے تصدیق کیا کہ
یہ سب توریت میں موجود ہے بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ منجملہ کرامت ہاے جناب باری کے
جو مجہپر ہیں یہ ہے کہ شرع موسی میں شکار مچھلیوں کا روز شنبہ منع تہا یہانتک کہ حق تعالے
نے بسبب اونکی نافرمانی کی اونکو بصورت بندروں مسخ کیا اور میری شریعت میں حلال ہے
چنانچہ قرآن میں ہے أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ یعنے حلال کیا گیا تمہارے واسطے
شکار دریا کا اور طعام اوسکا متاع ہے تمہارے واسطے اور جناب باری نے مجہپر درود بہیجا چنانچہ
کلام اللہ میں ہے إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا بدرستیکہ خدا و ملائکہ درود بہیجتے ہیں پیغمبر پر اے گروہ مومنین
درود بہیجو اوسپر اور سلام بہیجو سلام بہیجنے کے ساتھ یا تسلیم کرو اور تصدیق کرو اوسکے فرمان واجب
الاذعان کی تسلیم کرنے کر پس میری توصیف کی خدا نے ساتھ رحمت و رافت کی چنانچہ مصحف مجید
میں ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
یعنے بتحقیق آیا ہے طرف تمہارے رسول جنس و قبیلہ تمہارے سے دشوار ہے اوسپر
مشقت و ضرر تمہارا اور بہت حرص و اہتمام رکہتا ہے ایمان لانے پر تمہارے اور مہربان و رحیم ہے
مومنون پر پس حضرت نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجھکو ایک بات دی ہے ہمکلام نہ ہوئے تا وقتیکہ تعرف

بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

واجب کرینگی ساتہ حرمت نبی کی پس جان لو اے یہودی کہ خدائی واجب کیا اپنی امرزش

وعفو کو واسطی اوس شخص کہ جو آواز بلند نکرے نزدیک پیمبر کے چنانچہ کلام اللہ مین ہی ان

الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی لہم مغفرۃ واجر عظیم یعنے جو لوگ پست رکہتی ہین اپنی آوازونکو

رسول خدا کے نزدیک وہی وہ لوگ ہین کہ امتحان کیا خدا نی اونکے دلونکو واسطی پرہیزگاری

کے اونہین کی واسطے ہے امرزش عظیم اور اجر بزرگ پس خدا نی نزدیک کیا ہے

اطاعت کو ساتہ اطاعت اپنی کے چنانچہ کلام اللہ مین فرمایا ہی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

یعنے جو کہ اطاعت رسول کی کرے پس اوسنے بتحقیق خدا کی اطاعت کی غرض کہ فضائل

ومعجزات حضرت کے جو ایام طفلی و شباب مین وقبل بعثت و بعد بعثت کے ظہور مین آئی

لا تعد ولا تحصی ہین بخوف تطویل کہ نہین لکہی گئے اور یہ رسالہ گنجایش نہین رکہتا مگر

بمصداق ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ قصہ معراج کہ وہ بہی ایک آپ کی معجزات

باہرہ سی ہے بیان کیا جاتا ہی **فصل چہٹی بیان حال معراج مین** بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان الذی پاک جانتا ہون سب عیوب و نقص سی پاک و بے عیب جاننا اوس

شخص کو کہ از روے کرامت کے اسری بعبدہ لیگیا اپنے بندہ کو یعنی محمد مصطفی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو لیلا ایک شب مین یعنے تہوڑی سے زمانہ مین من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کے تفسیر ملا فتح اللہ مین وارد ہے طرف مسجد

کے زود تر آیا مکہ سی اور مسجد اقصی سے مراد بیت المقدس ہے کہ اوسکے نزدیک کوئی

مسجد نہین ہے تفسیر صافی مین ہے من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الی ملکوت المسجد

الاقصی الذی ہو فی السماء کما یظہر من الاخبار الآتیہ یعنے مسجد حرام سی طرف مسجد اقصی کے یعنی طرف

فرشتگان مسجد اقصی کہ وہ بیچ آسمان مین ہے جیسا کہ ظاہر ہوگا احادیث آیندہ

سے الذی بارکنا حولہ وہ مسجد کہ برکت دی ہمنے اطراف اوسکو لنریہ من آیاتنا

تا کہ دکہلا دین ہم اوسکو یعنی جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کو آیات سی اپنی یعنے صنایع

وبدایع ومخلوق آسمانی اور قدرتین اپنی انہ ہو السمیع البصیر بتحقیق کہ وہی سننے والا دیکہنے والا ہی

انہ ہو السمیع لاقوال عبدہ البصیر لافعالہ یعنی تحقیق کہ وہی سننے والا دیکہنے والا ہی یعنے بتحقیق کہ وہی خدا سننے

والا ہی اقوال کا اپنے بندون کی دیکہنے والا ہی واسطی افعال اونکے یعنی خدا

سے الصدیق معراج وغیرہ مین اکثر علما کی نزدیک معراج مین جانا او حضرت کا بارہوین سال بعثت سے تہا بقول اشہر تاریخ ستائیسوین رجب کی تہی اور بنص قرآن و احادیث صحیح کے معراج مین جانا حضرت کا ثابت ہی منکر اوسکا گمراہ و مبدع ہے باجماع امامیہ و بقول جمہور علما عروج آپ کا جسم سمیت اور حالت بیداری مین تہا و العیاشی عن الصادق علیہ السلام انہ سئل عن المساجد التی لہا الفضل فقال المسجد الحرام و مسجد الرسول قیل و المسجد الاقصی فقال ذاک فی السماء الیہ اسری رسول اللہ عیاشی نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ سے پوچہا گیا اون مساجد سے جو صاحب فضل و بزرگی ہین آپ نے فرمایا کہ مسجد حرام اور مسجد رسول پہر راوی نے پوچہا کہ مسجد اقصی بہی مثل انکے صاحب فضل ہے آپ نے فرمایا کہ یہ مسجد آسمان مین ہے کہ وہان تک جناب باری عز اسمہ اپنے حبیب رسول کو لیگیا فقیل ان الناس یقولون انہ بیت المقدس فقال مسجد الکوفہ افضل منہ پہر پوچہا گیا حضرت سے کہ لوگ کہتے ہین مسجد اقصی سے مراد بیت المقدس ہے آپ نے ارشاد کیا کہ مسجد کوفہ اوس سے افضل ہے تو ان احادیث سے ثابت ہے کہ مسجد اقصی سے مراد بیت المقدس نہین ہے بلکہ جو مسجد آسمان پر ہے وہ مراد اوس سے ہے و العیاشی عن الباقر علیہ السلام اتی جبرئیل رسول اللہ بالبراق اصغر من البغل و اکبر من الحمار مضطرب الاذنین عینیہ فی حافرہ و خطاہ مد بصرہ اور عیاشی نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل خدمت رسول مجید مین براق لیکر حاضر ہوے کہ وہ براق خچر سے چہوٹا اور گدہے سے بڑا پریشان گوش انکہین اوسکی اوسکی سمو مین تہین اور قدم اوسکے اسقدر بڑے تہے کہ جہانتک نگاہ کام کرے و زاد فی الکافی فاذا انتہی الی الجبل قصرت یداہ و طالت رجلاہ فاذا ہبط طالت یداہ و قصرت رجلاہ و اسقدر زیادہ کیا ہے کافی نے کہ جب وہ براق پہاڑ پر لہ جناحان من خلفہ جاتا تہا تو اگلی پانون چہوٹی ہو جاتی تہے اور پچہلے پاون دراز ہو جاتی تہی اور جب پہاڑ سے نیچے اوترتا تہا تو اگلی پیر بڑہ جاتی تہے اور پچہلی چہوٹے ہو جاتی تہے اور اوسکی دو پر تہے پشت کے جانب و فی العیون عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ان اللہ تعالی سخر لی البراق و

افضل مساجد

کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام مین جناب رسول خدا صلواۃ اللہ علیہ
سے منقول ہے کہ خدا تعالی نے براق کو میرا مطیع کیا اور وہ دابہ ہی دو آب بہشت سے نہ بہت
چھوٹا ہے نہ بہت بڑا پس بدرستیکہ اگر خدا اوسکو اذن دیتا تو ہر آینہ وہ جولان کرتا اور طی کر جاتا تمام دنیا و آخرت کو
ایک ہی روانگی مین قولہ تعالی مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى یعنی لیگئے ہم محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ کو آسمان پر تحقیق شب مسجد حرام سے کہ وہ مسجد محیط ہے ساتھ خانہ کعبہ کی اور اکثر ذکر نزدیک خانہ
ام ہانی سے طرف مسجد اقصی کے مراد اوس سے بیت المقدس ہے کہ [illegible] اوسکی اور مسجد نہین ہے [illegible]
وجہ کہنے مسجد اقصی کی یہ ہے کہ وہ مسجد دور تر اہل مکہ سے ہے ایسی وہ مسجد ہے کہ برکت دی ہمنے اوس
زمین کو اور مراد اوس سے زمین شام ہے اور مراد برکت سے یہ ہے کہ وہ مسجد کہ جای نزول وحی
انبیا کی تھی اور اشجار کثیر اور نہر ہای بسیار اور فراوانی معیشت کی بہت وہان تھی ام ہانی سے
منقول ہے کہ شب معراج حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ میرے گھر مین تھے جب کہ نماز
عشا سے فارغ ہوے مین نے بھی نماز عشا پڑھی اور سو رہے اور آنحضرت صلعم کو حالت نماز مین چھوڑا اور
خواب مجھپر اسقدر غالب ہوا کہ تا صبح مین بیدار نہ ہوی بلکہ صبح کو میری آنکھ کھلی تب فرمایا حضرت
نے کہ اوٹھ اے ام ہانی کہ تجھسے ایک حدیث بیان کرون مین ام ہانی کہتی ہین کہ اوٹھی مین اور نماز
صبح پڑھی حضرت صلعم نے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ شب کو جبرئیل نزدیک میرے آئے اور کہا کہ ایستادہ ہو اور غسل
کرو اور وضو تجدید بجا لاؤ اوسیطرح سے بجا لایا مین ایک روایت مین ہے کہ حضرت جبرئیل آب کوثر
ساتھ آب زمزم کے مخلوط کرکے لائے مین نے اوسی سے غسل و وضو کیا بعد اوسکی گھر سے باہر آیا مین
ایک فرشتی کو دیکھا کہ عنان اسپ ہاتھ مین لی ہی اور وہ اسپ خر سے بڑا تھا اور خچر سے چھوٹا منہ اوسکا
مثل آدمی کی تھا اور آنکھین مثل زہرہ و مریخ روشن تھین اور دم اوسکی مانند دم خچر اور سم اوسکی
مثل سم گاو سینہ اوسکا یاقوت سرخ اور ایک زین بہشت کے چار جامو مین سے اوسپر رکہا تہا اور
دو پر تھی مثل پر طاوس پس اوس گھوڑے کو میرے آگے لائی اور کہا سوار ہو وہ اسپ راضی نہ ہوتا
تھا حضرت جبرئیل نے کہا کہ مالک کون و مکان تجھپر سوار ہوتا ہے تو محل تیری خوشی کا ہے نہ کہ تو ناراض ہے
اوس اسپ نے کہا کہ ایک شرط ہے کہ قیامت مین بھی جناب رسالتمآب مجھی پر سوار ہون عرض
عرض اوسکی قبول ہوئی بعد اسکے حضرت صلعم سوار ہوے اول قدم قدم چلا بعد اوسکے پرواز کی
جبرئیل دست راست کو تھی یہانتک کہ بیت المقدس تک پہونچایا حق تعالی نے وحی بھیج

بعد اسکی جبرئیل نے مجہکو مقدم کیا تا باامامت دو رکعت نماز بجا لایا مین بعد اسکے جبرئیل میرا ہاتہ
پکڑ کے نزدیک اوس سنگ کی آئی کہ زینۂ معراج رکہا تہا اور وہ صخرۂ بیت المقدس ہے
یعنی سنگ گران اور پایہ اوس زینہ کا یاقوت سی تہا اور دوسرا پایہ زمرد سی ملک الموت جسوقت
قبض روح کرتا ہی اوس معراج سی نیچے آتا ہے اور جسوقت چشم میت وا رہتی ہے گویا نگران
اوس معراج کی طرف ہوتی ہے یعنے بجانب زینہ بعد اوسکی مجہے اوس زینہ سی تا آسمان اول
لیگئے اوس جگہہ ایک مرغ کو دیکہا کہ پر اوسکے سبز تہے اور پر وبال سفید کہ اوس سی نیکوتر
سبزی اور سپیدی نہین دیکہی یعنے اور پاون اوسکے ہفتم زمین پر تہین سر اوسکا زیر عرش
ہی جب شب تمامی کو پہونچتی ہے پکارتا ہی اور یہ تسبیح پڑہتا ہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بعد اوسکے ایک فرشتہ کو دیکہا یعنے کہ نصف جسم اوسکا آگ سی
تہا اور نصف دیگر برف سے نہ آتش برف کو پگہلاتی تہی نہ برف آتش کو سرد کرتی ہے

بعد اسکے ایک اور فرشتے کو دیکہا یعنے کہ ایک تخت پر بیٹہا ہے اور آگی اوسکی ایک
لوح رکہی ہوئی ہے کہ بہیبت تمام اوسکو دیکہتا ہی جبرئیل نے کہا یہ ملک الموت ہے
جسوقت مجہی دیکہا رسم تحیت بجا لایا اور کہا اوسنے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ امت
تمہاری مین آثار خیر دیکہتا ہون نہین مین نے کہا الحمد للہ المنان بالنعم والاحسان پوچہا
یعنے یہ لوح کیا ہے جواب دیا کہ یہ لوح احوال ہے اور نام اون لوگونکا کہ روح اونکی قبض
کرتا ہون اور لوح مین ہی جناب رسالتمآب نے استفسار کیا کہ کسطرح سی سب اہل زمین
کی روح قبض کرتا ہے تو عرض کی اوسنی کہ دنیا بمنزلہ خوان کے ہی جہان سے جسکو چاہون ہاتہ
بڑہا کے اوسے لیلون بعد اسکے آگی گیا مین ایک فرشتے کو دیکہا کریہ منظر جبرئیل نے
کہا کہ یہ مالک دوزخ ہی جسدن سی کہ حق تعالی نے اسکو پیدا کیا ہی ہرگز نہین ہنسا اور روز
بروز غضب اسکا زیادہ ہوتا جاتا ہی مجہی دیکہکر تعظیم وتکریم کی یعنے کہا کہ کسقدر مدت گذری کہ اسکے
تیز کرتا ہی تو اوسنے کہا کہ جسدن سے اسکو پیدا کیا اور تا القیامت جلایا کرونگا مین پیغمبر
کہتے ہین کہ بعض اہل دوزخ کو مجہے دیکہلایا ایک گوشہ دوزخ کو کہولا ایک آتش دیکہی
کہ نہایت تیرہ اور ایک دہوان وہان سی اوٹہا کہ آفاق اوس سی تیرہ ہوگیا ایک ہول سے مجہ
لاحق ہوا نزدیک تہا کہ روح میری مفارقت کری پس اوس جگہہ سی آگے گیا مین بہت سے

کہ ہزار سر رکھتا ہی اور ہر سر مین ہزار ہزار منہ ہین اور ہر منہ مین ہزار ہزار دہن ہین اور ہر دہن
مین ہزار ہزار زبان ہے اور ہر زبان مین ہزار ہزار لغت ہی کہ تسبیح خدا مین مشغول ہے
بسیاری ذکر اوسکی سی متعجب ہوا مین خطاب آیا کہ اگر بندہ مومن امت تیری سی بعد ہر فریضہ
کی اس تسبیح کو پڑھے ثواب اس تسبیح کا زیادہ ثواب فرشتہ مذکور سے ہی وہ تسبیح یہ ہے
سبحان اللہ کما سبح اللہ شیء و کما یحب اللہ ان یسبح و کما ہو اہلہ و کما ینبغی لکرم
وجہہ و عز جلالہ والحمد للہ کما حمد اللہ شیء و کما یحب اللہ ان یحمد و کما ہو اہلہ
و کما ینبغی لکرم وجہہ و عز جلالہ و لا الہ الا اللہ کما ہلل اللہ شیء و کما یحب
اللہ ان یہلل و کما ہو اہلہ و کما ینبغی لکرم وجہہ و عز جلالہ واللہ اکبر کما
کبر اللہ شیء و کما یحب اللہ ان یکبر و کما ہو اہلہ و کما ینبغی لکرم وجہہ و عز جلالہ
بعد اوسکی پیغمبران دیگر سے ملاقات کی مین نے اور اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر
جاتا تہا تا اینکہ سدرۃ المنتہی تک پہنچا مین اور نیز درخت کے چار چشمہ پانی و شہد و شیر و شراب
ظاہر ہی دیکہی ہر گاہ شاخ و برگ اوس درخت کی دیکہی جانا کہ سدرۃ المنتہی ہے اور ایک
نور انوار الہی سے درخشندہ ہی کہ وصف اوسکا نہین کر سکتا ہون اور ہزار ہزار شاخ کی اوپر
ہزار ہزار فرشتے ہین ہر گاہ اوس جگہہ پہنچا مین جبرئیل ٹہر گیے اور عرض کی آپ آگے جائیے
میرا مقام یہین تک ہے مین یہان سے تجاوز نہین کر سکتا کہ اگر بقدر سر انگشت آگے جاؤن مین
تو جل جاؤن پس جبرئیل نے فرشتہ حجاب الذہب کو سونپا اور خود بیرون حجاب
رہے اوس فرشتے نے ہر فرشتہ حجاب کو ہر پہنچایا اسی طرح سے ایک ہر پردہ طی کیے مین نے
اور درمیان ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ تہی اور ان سب پردون کو براق نے طی کیا بعد اوسکی
براق رفتار سے باز رہا اور اوس مقام مین ایسا نور تہا کہ چشم میری خیرہ ہونے لگی بعد اوسکی
رفرف پر سوار ہوا اوسنے تا بعرش پہنچایا مجہے ہر گاہ عرش کو دیکہا مینے جو چیز کہ قبل اسکی
دیکہی تہی سب میری چشم مین حقیر معلوم ہونے لگے پہر حق تعالی نے مجہے بمسند عرش پہنچایا اور
ہزار نوبت حضرت عزت سے خطاب آیا ادن منی یعنی نزدیک ہو مجہسے اور ہر نوبت اس
خطاب سے ترقی تازہ مجہے بہم پہونچتی تہی تا قدم سر پر دنی فتدلی پر رکہا مین نے اور بخلوت فا
قوسین او ادنی مشرف ہوا مین اور بشرف سے فاوحی الی عبدہ ما اوحی مشغول

پیغمبر نے کئین ایسی تحفاوت ہین ہوئی اور حق تعالی نے اخبار اولین اور آخرین سی آگاہ کیا مجہی
اور زبان میری کشادہ ہوئی تا ہیبت اور عظمت اوسکی سی کہا مین التحیات للہ والصلوات الطیبات
الطاہرات حق تعالے نے فرمایا السلام علیک یا ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مین نے کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین بعد اوسکے کہا مین نے آمن الرسول
بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ یعنی بارخدایا ایمان
لایا رسول ساتہ اوس چیز کے کہ نازل کیے گئے طرف اوسکے جانب رب سے اور مومنین سب
ایمان لائے ساتہ خدا کی اور فرشتون کی اور کتاب اوسکی کے اور پیغمبران کے خطاب آیا کہ مومنین
نے کیا کہا عرض کی مین نے کہ کہا اونہون نے سمعنا واطعنا یعنی سنا ہمنے امر تیرے کو اور بجا لائے
ہم فرمان تیرا اوسوقت خطاب پہنچا کہ طلب کر اوس چیز کو کہ خواہش رکہتا ہو عرض کی مین نے
لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا یعنی نہ مواخذہ کر تو میرے تئین اگر سہو یا نسیان کرین ہم فرمایا
خدا نے کہ آمرزیدہ کیا ہمنے تجہے اور تیرے امت کو خطا و نسیان سی بعد ازان کہا مینے
ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا بارخدایا بار نڈال تو اوپر میرے جسطرح سی کہ بار کیا تہا
اوپر اون لوگون کے کہ قبل ہمارے تہی کہا خدا نے یہ کرامت واسطے تیرے اور واسطے
تیرے امت کی ہے پہر عرض کی مین نے کہ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ یعنی اے
پروردگار میرے اور وہ چیز مجہپر بار نکر کہ مجہے طاقت اوسکے اوٹہانے کی نہو جواب مین ارشاد
ہوا یہ بہی سوال تیرا مقبول ہوا بعد اوسکے عرض کی واعف عنا من الخوف واغفر لنا من القذف وارحمنا
من المسخ یعنے سب خوف سے نگاہ رکہ اور بخش تو ہمکو تہمت زنا سے اور تمام بدگوئی سے اور
رحیم کر مجہپر مسخ کرنے سی انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین تو خالق ہے ہمارا پس مدد کر ہماری قوم کافرین
پہر بعد اوسکے عرض کی مینے کہ بارخدایا وہ انبیا کہ مجہسی سابق تہی کرامت ہاے کثیرہ اونکو دی
تو نے ابراہیم کو خلیل اپنا اور موسیٰ کو کلیم اپنا کیا اور ادریس کو مکان مرتفع دیا سلیمان کو ملک اور داود
کو زبور عطا کیے تو نے میرے واسطے کیا ہی فرمایا حق تعالی نے کہ تجہے حبیب اپنا کیا جسطرح سے
کہ ابراہیم کو خلیل کیا تجہسی مثل موسیٰ کے کلام کیا اور تجہے فاتحۃ الکتاب و خواتیم سورہ بقرہ دیا جسطرح
سی کہ داود کو زبور دیے اور بعد تیرے کسی پیغمبر کو مبعوث نہین کیا یعنی تجہے خاتم النبیین کیا اور
بر و بحر کو مسجد تیری قرار دی اور تیری امت کو غنیمت حلال کی مین نے اور تجہے نسبت ہیبت

تجھے دیا ہمنے اور ذکر تیرا بلند کیا ہمنے اور بجاے توریت کے قرآنمین سے مثانی کو دیا اور وہ
چند سورہ ہین اوسمین چہ سو آیات ہین اور بجاے زبور نصف باقی سورہ مفصل کو عطا کیا ہمنے بنا بر قول
بعض کے سورہ مفصل وہ سورہ ہین کہ جنکی ابتدا سورہ محمد سے ہے سورہ والضحی تک
اور تیرے سینہ کو کشادہ کیا ہمنے اور تیرے امت کو بہترین امت ہاے سلف قرار دیا پس
یہ بزرگیان وہ احسانات تیرے ہین شکر اسکا بجالاو بعد اوسکی بہت سے امور مجھسے بیان کیے اور پانچ
چیزین مجھے اور کرامت کین جوامع الکلم مجھے دیا جوامع الکلم سے مراد قرآن ہے اور غیاث اللغات مین ہے
قو فی صفتہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتکلم بجوامع الکلم انہ کان کثیر المعانی قلیل الالفاظ اور علی کو جوامع العلم دی
مجکو نبی کیا علی کو وصی مجھے کوثر دیا علی کو چشمہ سلسبیل مجھے وحی اور علی کو الہام دیا اور جب کہ
آسمان پر گیا مین سب دروازے کشادہ تھے اور سب پردے نظر کی آگے سے دور ہو گئے تھے تا انکہ
اوس حالت مین نظرے بجانب علی کرتا تہا اور وہ بجانب میرے کتاب امالی مین شیخ طوسی
علیہ الرحمۃ سے نقل کی ہے کہ ابن عباس کہتے ہین کہ جناب نبوی فرماتے ہین کہ جسوقت
مین مقام قوسین کو پہنچا اول کلام حق تعالی نے جو مجھسے کیا تہا وہ یہ تہا کہ اے محمد پائین ط
اپنے دیکھہ کہ سب حجاب مرتفع ہین اور درہاے آسمان کشادہ ہین تو دیکھا مین نے
علی کو کہ سر بر داشتہ میرے جانب دیکھہ رہے ہین حق تعالے نے مجھسے ارشاد کیا کہ اے محمد
مین نے علی کو وصی تیرا کیا اور وزیر و خلیفہ تیرا بعد تیرے پس تو اوسکو آگاہ کر اوسوقت مین نے
علی کو ندا کی اور اس حکم کو اوس تک پہونچایا پس علی نے اوسوقت کہا کہ یا رسول اللہ
مینے قبول امر الہی کا کیا اور فرمان برداری اوسکی کی مین نے حق تعالے نے ملایکہ سے خطاب
کیا کہ تم سب علی کو سلام کرو اونہون نے سلام کیا علی نے جواب سلام اونکا دیا اور سب
فرشتے باہم یکدیگر مبارکباد دیتے تھے اور جناب رسالتمآب سے عرض کی کہ اے نبی بحق اوس
خدا کی کہ تجھے برسالت مبعوث کیا سب فرشتونکو سرور و خوشی تمام بہم پہونچی اسبات کی
کہ ابن عم کو تمہارے خلیفہ تیرا کیا اور حاملان عرش سب جانب پائین دیکھتے تھے جبرئیل سے
پوچھا حضرت نے کیا سبب ہے کہ یہ سب زمین کی طرف دیکھتے ہین جبرئیل نے کہا کہ خدا
سے ان فرشتون نے اذن طلب کیا تہا کہ علی کے طرف نظر کرین اسوجہ سے سب سمت پائین
رو بہ علی ہین مشغول ہین کتاب تفسیر صافی مین جناب رسالتمآب صلی اللہ

پوچھا کہ کیا لیا تم نے اے محمد فقال رسول اللہ قال ربی فرضت علی کل نبی کان
قبلک خمسین صلوٰۃ وفرضتہا علیک وعلی امتک پس کہا حضرت نے کہ ارشاد کیا جناب باری
نے کہ میں نے فرض کیا تہا ہر نبی پر مثل تمہارے پچاس وقت کی نماز کو پس وہی پچاس وقت
کی نماز کو اوپر تیرے اور امت تیری کو مقرر کی ہیں نے فقال موسیٰ یا محمد ان امتک
آخر الامم واضعفہا وان ربک لا یرجع علیک شیئا وان امتک لا تستطیع ان یقوم لہا
فارجع الی ربک واسئلہ التخفیف حضرت موسیٰ نے کہا کہ اے محمد تحقیق امت تمہاری آخر امتوں کی ہے
اور بہت ضعیف ہے اور نسبے اور پروردگار تمہارا نہیں اعتراض کریگا اوپر تمہارے کچھ اور امت
تمہاری اوسکی متحمل نہو سکے گی پس آپ پھر جائے طرف پروردگار اپنے کی اور درخواست تخفیف
کیجے فارجعت الی ربی حتی انتہیت الی سدرۃ المنتہی فخررت ساجدا پھر آیا طرف پروردگار اپنے کے
یہانتک کہ سدرۃ المنتہی میں پہونچکر سجدہ میں گیا میں ثم قلت فرضت علی وعلی امتی خمسین
صلوٰۃ ولا اطیق ذلک ولا امتی پس عرض کی میں نے کہ تو نے فرض کی مجھپر اور میری امت پر پچاس وقت کی
نماز حالانکہ میں اور میری امت طاقت اوسکی نہیں رکہتی ہے فخفف عنی عشرا پس
تخفیف کی جناب باری نے دس وقت کی نماز فارجعت الی موسیٰ فاخبرتہ فقال ارجع لا تطیق
پس وقت مراجعت کے حضرت موسیٰ سے یہہ حال کہا میں نے اونہوں نے کہا پھر
جائے اسکی بہی طاقت آپ کو نہیں ہے فارجعت الی ربی فوضع عنی عشرا پس پھر گیا میں طرف
خدا اپنے کے پھر اونے دس وقت کی کم کی فارجعت الی موسیٰ فاخبرتہ پھر پلٹ کے میں نے
اونکو اس تخفیف سے مطلع کیا فقال ارجع وفی کل رجعۃ ارجع الیہ اخر ساجدا حتی رجع
الی عشر صلوات پس کہا اونہوں نے پھر جاکر اسمیں تخفیف کروائی پس پھر پلٹا میں تا انکہ کئی
مرتبہ آیا وگیا اور ہر مرتبہ جاکے سجدہ میں درخواست تخفیف کی کرتا تہا یہانتک کہ جناب احدیت
سے کم ہوتی ہوتی دس وقت کی باقی رہی فارجعت الی موسیٰ فاخبرتہ فقال لا تطیق پس پھر اک
حضرت موسیٰ سے یہ حال بیان کیا میں نے اونہوں نے کہا یہ بہی دشوار ہے فارجعت الی ربی
فوضع عنی خمسا فارجعت الی موسیٰ فاخبرتہ پھر درگاہ جناب باری میں حاضر ہوکر درخواست تخفیف کی کی
اونے اپنی رحمت سے پانچ وقت کی اور کم کی پھر مراجعت کرکے موسیٰ کے پاس آیا اور
[illegible] فقال لا تطیق اونہوں نے کہا کہ اسکی بہی طاقت تمہیں نہیں ہے

شرم آتی ہے اپنے پروردگار سے اب میں درخواست تخفیف کی نہین کرونگا امتی
پر صبر کرتا ہون فنادی مناد کما صبرت علیہا فہذہ الخمس بخمسین کل صلوۃ بعشر
پس ایک منادی نے جانب خدا سے ندا کی کہ جیسے تونے صبر کیا اسپر پس ہمنے
بعوض پانچ وقت نماز کے پچاس وقت کی نماز کا ثواب تمہین بخشا یعنی بعوض ایک وقت
کے نماز کے دس وقت کا ثواب دیا بحساب دہ چند کے ومن ہم من امتک بحسنۃ
یعملہا فعملہا کتبت لہ عشرا وان
لم یعملہا کتبت لہ واحدۃ اور جو شخص قصد کرے تمہاری امت سے ایک نیکی
بجالانے کا اگر اوس قصد کا وقوع بھی ہوجاے تو دہ چند اوسکا ثواب اوسکے نامہ اعمال
مین لکھونگا اگر وقوع مین نہ آوے فقط ارادہ ہی کیا ہووے تو ایک حصہ ثواب بعوض
اوس ارادہ کی لکھونگا ومن ہم من امتک بسیئۃ فعملہا کتبت علیہ واحدۃ فان
لم یعملہا لم اکتب علیہ اور جو تمہاری امت سے ارادہ ایک برائی کا کرے اگر وقوع مین لاوے
تو ایک ہی لکھونگا اور اگر عامل نہو صرف ارادہ ہی کیا ہووے تو اوسپر کچہ نہ لکھا جائیگا فقال
الصادق علیہ السلام جزی اللہ موسی عن ہذہ الامۃ خیرا حضرت صادق علیہ السلام
فرماتے ہین کہ خدا موسیٰ کو از جانب اس امت کے جزاے خیر دے فہذہ تفسیر قول
اللہ عز وجل سبحان الذی اسری بعبدہ الی آخرہ پس یہ تفسیر ہے قول خداے بزرگ سبحان الذی
اسری بعبدہ کے الی آخرہ غرض کہ ہرگاہ آسمان سے جناب نبویؐ زمین پر آئے
ارادہ کیا کہ قصہ معراج کو علی سے نقل کرون مگر علیؑ نے مجہپر سبقت کی اور سب احوال
مجہسے بیان کیا اس حیثیت سے کہ گویا ہمراہ میرے تہے بعد اوسکے ابن عباس نے کہا
اے رسول خدا ایسے مجہے وصیت کیجئے تا موجب دستگیری میری کا ہووے دنیا
و آخرت مین آپ نے فرمایا علیک بمودۃ علی ابن ابیطالب یعنی لازم ہے تجہپر کہ دوستی علی
ابن ابیطالب کے اختیار کرے قسم اوس خدا کی کہ مجہے مبعوث برسالت کیا ہے
آتش دوزخ غضبناک تر ہے دشمن علیؑ پر اوس شخص سے کہ دعوی کرے کہ خدا
صاحب اولاد ہے وفی کشف الغمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ سئل بای لغۃ
خاطبک ربک لیلۃ المعراج بیچ کشف الغمہ مین جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ سے پوچہا گیا کہ ...

اختصاص جناب احدیت سے آپکو حاصل ہوا تو جناب باری نے ساتھہ کس لغت کے
آپ سے کلام کیا تھا فقال خاطبنی بلغة علی ابن ابیطالب آپ نے
فرمایا کہ جناب باری نے مجھسے علی کی زبان مین باتین کہین تھین فالھمنی ان
قلت یا رب خاطبتنی ام علی بموجب الہام جناب باری کے کہا مین
پروردگارا تو مجھسے باتین کرتا ہے یا علی فقال یا احمد انا شیء لیس
کالاشیاء ولا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشیاء پس کہا
خدا نے ای احمد نہین ہون مین مثل اور چیزون کے اور نہین قیاس کیا جا سکتا ہون
ساتھہ آدمیونکی اور نہ موصوف اور مماثل ہو سکتا ہون ساتھہ اشیائے کے
خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک پیدا کیا تمکو مین
اپنے نور سے اور علی کو تمہاری نور سے پیدا کیا فاطلعت علی سرائر
قلبک فلم اجد الی قلبک احب من علی بن ابیطالب فخاطبتک
بلسانه کی یطمئن قلبک پس مطلع ہوا مین اوپر مکنون خاطر تیری کے
در نہ پایا مینے تمہاری قلب مین کوئی دوست زیادہ علی ابن ابیطالب سے پس
کلام کیا مینے ساتھہ زبان انکی کے یعنی چونکہ تمہاری دلمین علی سے زیادہ کسی کی محبت نہ تھی
اسوجہ سے مینے انکی زبان مین باتین کین تا کہ مطمئن ہو قلب تمہارا اور
لطف حاصل ہوئی اور متوحش نہ ہوا ابن عباس سے مروی ہے کہ شب معراج کی صبح کو

اور دوزخ پر مطلع ہوے ہوتن اس اثنا مین ابو جہل لعین آیا اور پہلوی حضرت مین
بیٹہا اور بطریق استہزا کے کہنی لگا کہ بیان کرو اوس چیز کو کہ تازہ خبر خدا سے تمہین ہوئی
ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجہے شب کو بیت المقدس
مین لیگیے کہا اوسنے کہ ایک شب مین بیت المقدس پہونچی تم حضرت نے فرمایا ہان
ابو جہل علیہ اللعن نے کہا جو کچہ کہا تمنے مجہسی اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی قوم سے
کہو حضرت نے آواز دی تا اینکہ لوگ جمع ہوے اور کہا اونہون نے کہ کیا کہتا ہے تو اے
محمد فرمایا کہ آگاہ ہو مجہے کل بیت المقدس کو لیگئے اور پہیر لاے یہ سب متعجب ہوے
ایک ایک کے ہاتہ پر ہاتہ مارتا تہا اور دوسرا صفیر بجاتا تہا اور بعضے بالکلیہ انکار کرتے
تہے ابو جہل لعین نے کہا کہ اے محمد اگر راست گو ہو تو نشانی اوسکی بیان کرو پیغمبر صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے شروع کیا بیان علامات را بیت المقدس مین اور قریب
تہا کہ بعضے علامات مجہپر مشتبہ ہون کہ حق تعالی برابر اونکے شبیہ کے اوسکی نقش
حضرت کو دکہائی کہ تا اوسے دیکہکر علامات بیان کرین ہرگاہ سب علامات درست
بیان کئے لوگون نے کہا راست کہتا ہے تو بعد اوسکے خبر اوس کاروان کی کہ بجانب
شام روانہ ہوا تہا پوچہا فرمایا کہ منزل روحا مین چہوڑا مین نے اور ایک اشتر
گم کیا اور اوسکے طلب مین پہرتے تہے اور درمیان اونکے قدرے آب تہا مجکو تشنگی
لاحق ہوی اور اوس پانی کو اونسے طلب کیا اور پیا اوسکو اور بعد اوسکے فرمایا
کہ فلانے فلانی شتر پر ستی تہی اونٹ اونکا مجہسی ڈرا اور وہ شخص گر پڑا اور ہاتہ اوسکا ٹوٹ
ہو گیا بعد اوسکے اون لوگون نے کہا کہ کاروان کسطرح تہا مطابق علم اپنے کی احوال
ہر ایک کاروانی کا بیان کیا اور کہا کہ پیش کاروان کچہ شتر ہین خاکستری رنگ اور
بوقت طلوع آفتاب پہونچینگی اور اوس کوہ کی عقب مین ہین بنابر اسکے منتظر
ہی چنانچہ روز دیگر بوقت صبح ایک نے کہا کہ آفتاب طالع ہوا اور کاروان نہ آیا دوسرے
نے کہا بخدا یہ کاروان پہونچا اور شتر خاکستری رنگ آگے ہین ہرگاہ وہ علامات
کہ حضرت نے فرمائی تہی مشاہدہ کی کہنی لگی کہ ہمنے مانند اسکی جادوگر نہین دیکہا چونکہ یہ لوگ

مرتبہ یہ کہدیتیا تو تعجب اونکا زیادہ بڑہتا اور اسکی تکذیب بہی بمبالغہ بے حد کرتی اسیوجہ سے
سورہ بنی اسرائیل کے اول مین فرمایا الی المسجد الاقصی یعنی طرف مسجد اقصی کی لیگیا جب آیات
مذکورسے تجویز اونکے کی اور حق تعالی نے بیان حال معراج فرمایا اور فی الجملہ رفع شک اونکا
ہوتا گیا تب سورہ والنجم مین بعد چندی عروج آپ کا اوپر عرش کی بیان فرمایا چنانچہ اسی
سورہ مین ہی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی یعنی قریب ہوا پس پہونچا پس تہا تفاوت بقدر
دو کمان کے یا کمتر اوس سے **فصل ساتوین بیان معنی امی** واضح ہو کہ حضرت
تمام خطوط و زبانین و لغتین جانتے تہے حق تعالی نے جو اون حضرت کو امی فرمایا معنی اوسکے
مختلف ہین بعضون کا قول ہے کہ امت سے منسوب ہے بعضی کہتی ہین یہ لفظ ام سے
نسبت رکہتی ہے یعنی بحسب ظاہر جسطرح کہ متولد ہوی تہی کسی سے خط نہین سیکہا تہا اور بعضی
احادیث سے ثابت ہے کہ یہ لفظ ام القری مکہ سے منسوب ہے یعنی آپ اہل مکہ سے
تہے اور ایک نام مکی کا ام تہا چنانچہ جناب باری فرماتا ہی لتنذر ام القری ومن حولہا
تاکہ خوف دلائے تو اہل مکہ کو اور جو گرد اوسکے ہین اور اسمین شک نہین ہے
کہ حضرت رسالت پناہ نے قبل از بعثت کسی سے سواد خط نہین سیکہا تہا چنانچہ کلام
اللہ مین ہے وما کنت تتلو من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون
معنی اسکے یہ ہین اور نہ تہا تو اے محمد کہ تلاوت کرتا قبل از نزول اوسکے قران کی کسی
اور کتاب سے اور نہ لکہتا تہا تو اوسکو ساتہ دست راست اپنی کی اگر لکہتا اور پڑہتا
تو اوسوقت مین شک کرتے اہل بطلان قولہ اذا لارتاب المبطلون یعنی اس ہنگام مین اہل
بطلان شک مین پڑتی اسواسطے کہ وہ کہتے کہ ہرگاہ محمد خوانندہ و نویسندہ ہے پس قران
کو کتب سابقہ سے انتخاب کرتا ہے اور ہمپر تلاوت کرتا ہے اختلاف ہے اس امر مین کہ آیا بعد بعثت
کے آپ لکہہ پڑہ سکتے تہے یا نہین مگر صحیح یہ ہے کہ آپ لکہنے پڑہنے پر قادر تہے مگر از روے
وحی الہی کی تمام اشیا کو جانتے تہے اور بقدرت ایسے امور پر قادر تہے کہ اور لوگ اوس سے
عاجز تہے مگر مصلحتاً خود نہین پڑہتے تہے اکثر اوقات اور لوگون سے نامہ پڑہوا لیتے تہے
اور نوشت و خوند کسی بشر سے نہین سیکہی تہی چنانچہ حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام

نبی کے او نہین حضرت سے منقول ہے جناب باری فرماتا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ

یعنی خدا نے بہیجا درمیان امیون کی ایک رسول و نہین ہین سی او نہین حضرت نے فرمایا کہ

یہ لوگ خط جانتے تہی لیکن چونکہ کوئی کتاب خدا درمیان اونکے اوسوقت تک نہ تہی اور

کوئی پیغمبر اوس زمانہ تک مبعوث نہین ہوا تہا اسوجہ سے ان لوگون کو امی کہتے تہے

اور چونکہ حضرت بہی اوسی قوم سے تہے باین سبب آپ بہی امی مشہور ہوئی فصل اٹہوین

بیان حال اسلام و ایمان و بعض فضائل والدین جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ و الہ

و حضرت ابوطالب بموجب روایت فریقین کی ہی اور تحقیق مین اس امر کے کہ جناب ختمی مرتبت

کی وقت وفات اپنی والد ماجد کے عمر شریف کیا تہی یا آپ شکم مادر مین تہے جب والدین

نے انتقال کیا تہا علماے اہل سنت نی دربارہ اسلام و جنتی ہونے والدین آنحضرت و حضرت

ابوطالب کے اختلاف کیا ہے مگر قول اصح و مفتی بموجب روایات فریقین مسلم و مومن

و ناجی ہوتا ہی چنانچہ اکثر روایات صاحب مواہب لدنیہ و فخر الدین رازی سے اسیر و حال میں بیان

اونکا کیا جاتا ہے قَالَ صَاحِبُ الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ فِي الْمُجَلَّدِ الْأَوَّلِ مِنْهُ چنانچہ جلد اول مین کتاب مواہب لدنیہ کی وارد ہوا ہے

قَدْ رُوِيَ أَنَّ آمِنَةَ آمَنَتْ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْدَ مَوْتِهَا روایت مین وارد ہوا ہی کہ حضرت آمنہ

ایمان برسالت جناب رسولخدا لائین بعد موت اپنے کی فَرَوَى الطَّبَرِيُّ بِسَنَدِهِ عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَزَلَ الْحَجُونَ كَئِيبًا حَزِينًا فَأَقَامَ بِهِ

مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعَ مَسْرُورًا طبری نے روایت کی ہی بسند

اپنے عائشہ سے کہ تحقیق جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ حجون کے طرف شکستہ دل

و محزون و مغموم تشریف لیگئی اور ایک عرصہ تک وہان پراقامت فرمائی بعد ازان خندان

و فرحان مراجعت فرمائی قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَحْيَا لِي أُمِّي فَآمَنَتْ بِي ثُمَّ رَدَّهَا یعنی بعد معاودت از مقام

حجون حضرت نی عائشہ سے فرمایا کہ مینی اپنی پروردگار عز و جل سے دعا کی پس اوسنی زندہ کیا میری مان کو بخاطر میری

پس ایمان لائین وہ ساتہ میری بعد اوسکی پہیر دیا خدای برتر نی اونکو اوسی حالت پر اور ابو حفص ابن شاہین نی اسی

روایت کو عائشہ سے روایت کیا ہے وَكَذَا رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ أَيْضًا إِحْيَاءُ أَبَوَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آمَنَا بِهِ اور اسی طرح پر حدیث عائشہ سے روایت کی گئی

ہی کہ زندہ کیا خدا نی والدین آنحضرت کو تا اونکا ایمان لانا ہو برسالت ...

ابویه صلی اللہ علیه وآله وسلم تاجیاں ولکیسا فی النار متمسّکا بهذا الحدیث وغیرہ

اور تحقیق یقین کیا ہے بعض علمای نے اس بارہ مین کہ والدین جناب رسالتمآب

کے ناجی ہین یعنی بہشتی ہین اور دوزخ مین نہین ہین اور یہ قول علما کا مستند اس

حدیث و دیگر احادیث سے ہے اور بعض نے اسمین معترض ہو کر کہا ہے کہ من مات کافراً

لم ینفعه الایمان بعد الرجعة یعنی جو کافر مرے اوسکو ایمان نفع میں نہ بخشیگا بعد رجعت یعنی

زندگی دوبارہ کے اور قرطبی ابن حجر نے تذکرہ مین ہے اوسکا جواب دیا ہے کہ جمان

آپ کی اور فضائل و مناقب ہین از انجملہ یہ بھی ہے ولیس احیاءُ هما وایمانهما ممتنعاً عقلاً وشرعاً

اور زندہ ہونا اور ایمان لانا والدین حضرت کا از روے عقل و شرع کے ممتنع نہین ہے کہ

عیسی علیه السلام یحیی الموتی وکذلک نبینا صلی الله علیه

وآله وسلم احیی الله علی یدیه جماعة من الموتی پس تحقیق عیسی علیه السلام

مردہ کو زندہ کرتے تھے اور اسیطرح جناب رسول خدا صلی اللہ علیه واله وسلم احیا اموات

فرماتے تھے کہ جناب احدیت نے ایک جماعت اموات کو آپ کے دست مبارک سے

زندہ فرمایا واذا ثبت هذا فما یمتنع ایمانهما بعد احیائهما

ویکون ذلک زیادة فی کرامته وفضیلته اور جب یہ ثابت ہوا کہ آپ کو

قوت مردہ زندہ کرنیکی تھی پس ممتنع نہوگا ایمان لانا اونکا بعد زندہ ہونیکے اور حالانکہ یہ امر

باعث زیادتی کرامت اور فضیلت حضرت کا ہے ثم قال قوله ومن مات کافراً الی آخر کلام

مردود کر بما روی فی الخبر ان الله تعالی رد الشمس علی نبیه صلی الله علیه واله وسلم بعد مغیبها

قرطبی ابن وہبہ کہتے ہین یہ قول اوسی معترض مذکور کا ومن مات کافراً الخ رد کیا گیا ہے اس حدیث

سے کہ جناب باری عز اسمہ نے رد آفتاب کیا جناب رسول خدا کے واسطے بعد اوسکے

غروب کے ذکره الطحاوی وقال انه حدیث ثابت فلو لم یکن رجوع الشمس نافعاً وانه لا یتجدد

الوقت لما ردها علیه اور حدیث کو طحاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث ثابت ہے پس اگر رد شمس نافع نہوتا اور

تجدید وقت سے کے اوس سے نہوتے تو جناب باری جلشانہ رد آفتاب نکرتا فکذلک یکون

احیاء ابوی النبی صلعم نافعاً لایمانهما وتصدیقهما بالنبی پس اسی طرح پر زندہ ہونا والدین جناب رسالتمآب

نافع اونکے ایمان اور تصدیق برسالت پیغمبر خدا کا ہوگا قال الشیخ التوربری بحث رد الشمس علیه

صلی الله علیه واله لیصلی علی العصر التی فاتته لیغر وفیها تھے ہین کہ حدیث رد شمس بہرے جناب

لاشتغاله بنوم النبی صلعم فی حجرہ فی ایام خیبر صحیح ولا نظر لمن طعن فیه

رسولخدا اسواسطے کہ حضرت علی نماز عصر کو بوجہ اسکے کہ جناب رسولخدا جناب امیر کے زانو

بہر یہ نیت ادا پڑھ لیں صحیح ہے اور طعن قائلون کی اسمین جلبہ اور گنجایش نہین ہے وقد تمسك
القائل بنجاتهما ايضا بانهما ماتا قبل البعثة ولا تعذيب قبلها اور تحقیق قائلین نجات والدین آنحضرت یہ بھی
في الفترة
استدلال لاتے ہین کہ آپ کے والدین نے قبل بعثت انتقال کیا اور نہین عذاب ہے زمان
جاہلیت مین کروہ قبل بعثت تہا اور یہ آیہ اوسکی تائید مین لاتے ہین وما كنا معذبين
حتى نبعث رسولا یعنے نتہے ہم عذاب کرنے والے تا اینکہ مبعوث کرین ہم رسول کو
وقد اطبقت الائمة الاشاعرة من اهل الكلام والاصول والشافعية من الفقهاء على ان من مات ولم تبلغه الدعوة يموت ناجيا اور تحقیق اتفاق کیا ہے
ائمہ اشاعرہ نے اہل کلام و اصول سے اور فقہا و شافعیہ نے اس امر پر کہ
جو کافر مرے اور اوسکو دعوت اسلام نہونچی ہو یعنے زمانہ دعوت اسلام و بعثت پیغمبر
اوسکو نصیب نہوا ہو اور وہ قبل مبعوث ہونے پیغمبر کے مرچکا ہو تو ناجی مرے گا یعنے بہشتی
ہوگا وقال الامام فخر الدين الرازي في كتابه اسرار التنزيل اور کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی کتاب
مما نصه
اسرار التنزیل مین قيل ان آزر لم يكن والد ابراهيم بل كان عمه یعنے آزر والد حضرت ابراہیم
واحتجوا عليه بوجوه
کے نہ تہے بلکہ چچا اونکے تہے اور بوجوہ اسکو ثابت کیا ہے منها ان آباء الانبياء ما كانوا
كفارا ويدل عليه وجوه اور منجملہ ایک یہ ہے کہ تحقیق آبا انبیا کے کافر نہ تہے چند وجوہ سے منها
قوله تعالى الذي يراك حين تقوم وتقلبك
في الساجدين قيل معناه انه كان ينتقل نوره من ساجد الى ساجد اور معنے اسکے یہ ہین کہ تحقیق نور حضرت کا منتقل ہوتا تہا
ایک ساجد سے طرف دوسرے ساجد کے یعنے آپ کے آبا سنے کہ جنہین آپکا نور منتقل ہوتا
رہا اونہون نے سواے خدا کے دوسرے کو سجدہ نہین کیا ففيه دلالة على ان جميع آباء محمد ما كانوا مشركين
پس اسمین دلالت اس بات پر ہے کہ سب آبا جناب محمد مصطفی کے مشرک نہ تہے یعنی کوئی شخص
آپ کے آبا و اجداد مین سے مشرک نہ تہا بلکہ موحد تہے قوله عليه السلام لم ازل انقل من اصلاب
الطاهرين الى ارحام الطاهرات آنحضرت خود فرماتے ہین کہ ہمیشہ مین منتقل ہوتا رہا اصلاب پاکیزہ
سے طرف ارحام پاکیزہ کے وقال الله تعالى انما المشركون نجس فوجب ان لا يكون احد من اجداده
اور ارشاد فرمایا جناب باری عز اسمہ نے کہ نہین ہین مشرکین مگر نجس پس ضرور ہوا یہ کہ نہ
کوئی اجداد آنحضرت سے مشرک اور فخر رازی نے بعد نقل اس مضمون کے روایت کی ہے
کہ مشرک نجس ہین پس اگر آبا اور اجداد اون حضرت کے مشرک ہوتے تو موصوف
ساتھ طہارت کے نہین ہو سکتے تھے اسلام و مقبولیت حضرت ابو طالب پر اکثر روایت

کر اپنے ساتھ لائے تھے اور وہ طفل مثل آفتاب کی تاریکی ابر مین ہمہ درخشان تھا درگاہ جناب احدیت مین
سائل باران ہوئے اور اپنی اونگلی سے اشارہ کیا اوسوقت آسمان پر نشان ابر نہ تھا پس ہر طرف سے
ابر مجتمع ہوا اور بکثرت بارش ہوئی اور حضرت ابوطالب نے اپنی قصیدہ مین ذکر کیا ہے کہ کفار جانتے
ہین کہ محمد کو مجہسے لیین اور خدا اس امر سے غافل نہین ہے اور مین نہ دونگا جب تک بہت سے مقتول
نہون اور سر جدا نہون اور صاحب مواہب ابن التین سے ناقل ہے کہ اوسنے لکھا کہ قصیدہ
ابوطالب سے اونکا اسلام اور اقرار بنبوت بخوبی ثابت ہے اور محمد بن یعقوب کلینی نے جو اصول
کافی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ صریحا اس پر دال ہے کہ مثل
اسروا الایمان و اظہروا الشرک
ابوطالب کے مثل اصحاب کہف کو ہے فاتاھم اللہ اجرھم مرتین یعنی مخفی کیا اونہون نے
اپنے ایمان کو اور ظاہر کیا اونہون نے شرک کو پس کرامت فرمایا خدائے تعالی نے بسبب و کے
اجر دو چند اور فاضل کاشانی نے صافی مین کہا ہے کہ بسبب اخفای ایمان اور اظہار شرک
یہ تھا کہ اس پردہ مین نصرت نبی پر قادر ہون اسی طرح پر دیگر روایات سے مستفاد
ہوتا ہے اور مواہب مین حافظ ابوالفضل نے ابن حجر سے نقل کی ہے اور اوسنے ابن اسحاق
سے کہ اوسنے کہا کہ ابوطالب کا یہ اشعار کہنا اور نبوت جناب رسالتماب کا پہچاننا اخبار کثیرہ مین
وارد ہوا ہے فتمسک بہا الشیعۃ فی انہ کان مسلما اور حافظ مذکور نے لکھا ہے کہ علی ابن حمزہ بصری
نے ایک جزو مین اشعار ابوطالب کو جمع کیا اور گمان کیا کہ وہ مسلمان تھے اور حالت اسلام
مین وفات پائی اور قطع نظر ان روایات و اشعار کے کہ آپ کی ایمان پر دال ہین احوال کفالت
و تربیت اور خصائل حضرت ابوطالب کا در بارہ حراست اور حفاظت حمایت حضرت
رسالتماب مین آپکے ایمان لانے پر دلیل واضح ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے
کہ جب حضرت ابوطالب نے وفات پائی حضرت جبرئیل نے نازل ہوکر از جانب رب جلیل رسول
بعدیل سے بعد تحفہ سلام کے کہا کہ مکہ سے باہر جاؤ طرف کوہ حجون کے اسواسطے کہ ناصر
و کفیل تمہارا مکہ مین باقی نہین رہا اور یہ بہی اون حضرت سے روایت کی ہے کہ جبرئیل نازل
ہوئے اور حضرت سے کہا یا محمد ان اللہ یقرئک السلام و یقول انی قد حرمت النار علی صلب
انزلک و علی بطن حملک یعنی اے محمد صلوات اللہ علیہ تحقیق جناب احدیت بعد تحفہ سلام کے
و حجر کفلک

اور نہو پر اوس شکم کی کہ جسمین جلوہ گر رہے تم ایام حمل مین اور اوس گود پر کہ جسنے کفالت
اور حفاظت اور تربیت کی ہی تمہاری فانتقلت صلب ابیہ عبداللہ و البطن الذی تحملک فامنہ بنت وھب واما حجر الذی کفلک فحجر ابی طالب و فاطمۃ بنت اسد پس صلب صلب عبداللہ ہی اور جو بطن کہ آپ کے بار حمل کا متحمل ہوا وہ
آمنہ بنت وہب ہین اور جس گودنی کہ کفالت اور پرورش اور حفاظت کی ہے تمہارے
وہ گود ابی طالب ہی اور خواب عبد المطلب کا قبل ولادت ابو طالب اور تعبیر اوسکے شد ابو طالب
کے کفیل رسولخدا اور مومن ہونے پر ہی اور صاف آپکی مکرمت و بزرگی و ایمان پر دلالت
کرتی ہے کہ غیر مومن کو یہ کرامت کب حاصل ہو سکتی ہے شرح اوسکی یہ ہے کہ ابن بابویہ
علیہ الرحمۃ ناقل ہین کہ ایک شب عبد المطلب نے خواب عجیب و غریب دیکھکر لرزان و خائف
اوٹہے راہ مین ایک کاہن نے جو یہ کیفیت آپ کی دیکہی سبب خوف و لرزان ہونے کا پوچہا عبد المطلب
نے بیان کیا کہ آجکی شب مینے خواب دیکہا ہے کہ ایک درخت میرے پشت سے اوگا اور اتنا بلند
ہوا کہ سر اوسکا آسمان تک پہونچا اور شاخین اوسکی مشرق و مغرب تک اور ایک نور
اوس درخت سے کہ ہفتاد حصہ برابر نور آفتاب کے تہا ساطع ہوا اور عرب اور عجم کو دیکہا
کہ اوس درخت کو سجدہ کرتے ہین اور ہمیشہ نور و عظمت اوسکا تزاید مین تہا اور ایک گروہ
قریشیون کا اوس درخت کے کہودنے کا قصد کرتے تہے اس ارادہ سے جب نزدیک اوسکی
جاتے ہین تو ایک جوان از بسکہ نیکو تر و پاک جامہ تر اونسے مزاحم ہوتا تہا اور انکی پشت کو توڑتا
تہا اور آنکہین نکال لیتا تہا یعنی اونکو نابینا کرتا تہا جب اوس کاہن نے یہ خواب سنا رنگ
متغیر ہوا اور یہ کہا کہ تمہارے صلب سے ایک فرزند پیدا ہوگا وہ مالک مشرق و مغرب کا اور
پیغمبر ہوگا پس عبد المطلب ابو طالب سے کہتے تہے کہ کوشش کرو تم کہ وہ جوان جسنے یاری
اونکی کی تم ہو پس ابو طالب ہمیشہ بعد نبوت آنحضرت کو اس خواب کو ذکر کیا کرتے تہے اور
کہتے تہے واللہ وہ درخت ابو القاسم تہے مولف کہتا ہے کہ وہ درخت تو آنحضرت تہے
اور اوس مین جوان سے ظاہرا مراد ابو طالب ہین کسواسطے کہ قریشیون نے ہر چند چاہا کہ جناب رسولخدا
کو آزار پہونچاوین اور ہلاک کرین مگر ابو طالب کی وجہ سے کچھ کر نہ سکتے تہے اور آپ محفوظ رہتے تہے
کہ ہر وقت آپکے اونکی مددگار و کفیل رہتے تہے بلکہ بروایت مشہور ولادت آپکی شعب ابو طالب
مین واقع ہوے اور مولانا محمد باقر مجلسی رح فرماتی ہین کہ ظاہرا وہ جوان تعبیر اوسکی امیر مومنان
ہون اور اکثر جو یہ بیان کرتے ہین کہ جناب رسولخدا جب معراج کو تشریف لے گئے تہے

مولف کہتا ہے کہ یہ امر سراسر خلاف ہے بایں وجہ کہ بہشت و دوزخ میں اونکے مستحقین کا
جانا بعد قیام قیامت و حساب و کتاب کے ہوگا نہ قبل قیامت پس ابھی قیامت قائم نہیں
ہوئی والدین حضرت کے العیاذ باللہ کیونکر داخل دوزخ اور معذب ہوگئے اور یہ بات
احادیث سے بھی ثابت ہے طریقہ امامیہ سے روایات کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ آبا و اجداد
آنحضرت کے موحد و مومن تھے چنانچہ ابن بابویہ علیہ الرحمۃ اصبغ ابن نباتہ سے راوی ہیں
کہ وہ کہتے ہیں کہ سنا میں نے جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ
فرماتے تھے کہ میرے باپ اور دادا اور ہاشم اور عبد مناف نے کسی وقت میں بت کو
سجدہ نہیں کیا فان الحق واضح للعیان واھل البیت ابصر بما فی البیت وھم اثبتوا لہ الاسلام والایمان
پس تحقیق حق واضح ہے ظاہر بظاہر غیر پوشیدہ اور صاحب خانہ و مالک خانہ واقف زیادہ
ہوتا ہے اوس چیز سے جو گھر میں ہوتی ہے اور اہل بیت اطہار علیہ السلام نے ثابت کیا ہے
اونکا اسلام اور ایمان وقد قال ابن الاثیر فی کتابہ جامع الاصول واھل البیت یزعمون ان ابا طالب مات مسلما
پس تحقیق ابن اثیر نے کہ علماء اہل سنت سے ہے اپنی کتاب جامع الاصول میں روایت کی
ہے کہ اہل بیت گمان کرتے ہیں یہ کہ تحقیق کہ ابا طالب نے وفات فرمائی حالت اسلام میں اور
کتاب بشارت المصطفی میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت علی ابن ابیطالب امیر المومنین علیہ السلام
صحن رحبہ میں مع مجمع اصحاب میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے کہ وہ معاندین سے تھا حضرت سے کہا
کہ تعجب ہے کہ آپ کا یہ مرتبہ ہو اور والد آپکے آتش دوزخ میں معذب ہوں آپ نے فرمایا کہ قسم اوسی
خدا کی جسنے محمد کو برسالت مبعوث کیا ہے کہ مرتبہ میرے باپ کا پیش خداوند کریم یہ ہے کہ اگر
وہ شفاعت گنہگاروں کی کرے تو حق سبحانہ تعالی شفاعت اونکی قبول فرماوے پس وہ
کیونکر دوزخ میں جاسکتے ہیں حالانکہ میں قسیم نار و جنت ہوں اور قسم بخدا کہ نور ابی طالب کا
روز قیامت کو سب نوروں کو سوا نور پنجتن اہلبیت علیہم السلام کے مخفی کریگا یریدون
لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون حدیقہ سلطانیہ میں مروی ہے کہ حضرت
صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ پیغمبر خدا احمد طفلگی میں ماں باپ کی طرف سے یتیم کیوں ہوگئے
آپ نے فرمایا اسوجہ سے کہ آپ کے اوپر حق بشری نہو ابوحیان نے اہل سنت سے بھی روایت

یہ امر نسبت بجناب نبوی صلوات اللہ علیہ کی خلاف شان تہا اسواسطی جناب باری عز اسمہ نی یہ امر گوارا نکیا کہ اسطرح کا حق انحضرت کی اوپر ہو کیف ما کان حضرت کی والدین کے وقت انتقال مین اختلاف ہے عبد الحق دہلوی نے محمد اسحاق سے روایت کی ہے کہ انحضرت شکم مادر مین تہی کہ عبد اللہ نے وفات پائی اور صاحب مواہب نے کہا ہے کہ دو مہینے اونکی حمل کے گذر گئے تہی اور اسی قول کو راجح اور مشہور جانا ہے اور کہا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ مہد مین ہشت ماہہ تہی اور بعضے کہتے ہین کہ ہفت ماہہ تہی اور بعضے دو ماہہ اور اس روایت کو عبد الحق دہلوی نے قوی جانا ہے اور اخوند مجلسی رح نے حیات القلوب مین ذکر فرمایا ہے کہ جب عبد اللہ نے وفات کی اوسوقت دو مہینے کا سن انحضرت کا تہا اور بروایتے ہفت ماہہ اور بروایتے قبل ولادت مدینہ مین وفات فرمائی اور حضرت آمنہ نے جب رحلت فرمائی اوسوقت آپ کی عمر چار سال کی تہی اور بروایتے دو سال اور چار مہینے کی اور بموجب اوس روایت کی حیات القلوب مین بمقام رضاع انحضرت منقول ہے عرشہ یعنے انحضرت سے اوسوقت تک چار مہینے گذرے تہے اور وہ انسب ہے ساتہ سن رضاع کے لیکن روایات دیگر بیں بظاہر با رضاع حلیمہ موافق نہین ہین مگر یہ کہ ارضاع قبل وفات آمنہ کے بضرورتے دیگر واقع ہوا ہو

فصل نوین بیان فضائل زیارت انحضرت و نماز زیارت و زیارت مع تفصیل ایام مخصوصہ کہ جسمین زیارت انحضرت کے پڑہنا چاہیے

ازانجا کہ ثواب زیارت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ والہ و دیگر ائمہ ہدی خارج از حد احصا ہے کہ یہ مختصر گنجایش اوسکی نہین رکہتا ہے لہذا ایک روایت مختصر بنابر ترغیب مومنین لکہی جاتی ہے تحفۃ الزائر مین بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بدرستیکہ نازل ہوتی ہین آسمان سے ہر شام ستر ہزار فرشتہ کہ طواف کرتی ہین خانہ کعبہ کا اوس شب اور جب صبح طالع ہوتی ہے جاتی ہین طرف قبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ کے پس سلام کرتی ہین انحضرت پر پہر جاتی ہین طرف قبر حضرت امیر المومنین بعد اوسکی قبر امام حسن اور پہر قبر جناب امام حسین کی طرف اور سلام کرتی ہین

قبل غروب آفتاب آسمان پر لوٹ جاتے ہین پس ہر مومن کو چاہیے کہ اس ثواب عظیم سے محروم نرہے اگر نزدیک سے ممکن نہو تو دور سے اسطرح پر زیارت کریے کہ اول نماز زیارت پڑہ کے روضۂ انور کے طرف مونہہ کرکے جو زیارت کہ لکہی جاتی ہے پڑہے تو ثواب زیارت اوسکو حاصل ہوگا اور مومنین کو لازم ہے کہ روز ولادت آن حضرت کو عید سمجہین اور خوشی کرین اور اعمال اس روز کے بجا لاوین کہ منجملہ اوسکے زیارت آنحضرت ہے اور طریقہ نماز زیارت کا یہ ہے کہ علامہ محمد باقر علیہ الرحمۃ نے کتاب تحفۃ الزائرین ذکر کیا ہے کہ نماز زیارت مین سنت ہے کہ رکعت اول مین بعد حمد کے سورہ یٰسین اور رکعت دوم مین سورہ الرحمن اور بعضون نے رکعت اول مین سورہ الرحمن اور رکعت دوم مین یٰسین مذکور کیا ہے اور بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز زیارت لااقل دو رکعت ہین اور چار رکعت اور چہ رکعت اور آٹہہ رکعت بہتر ہین اور بعضے روایات سے مفہوم ہوتا ہے کہ نماز زیارت مخصوص واسطے معصوم کے ہے مولف کہتا ہے کہ کتاب مذکور مین تصریح سورہ یٰسین و سورہ رحمٰن کی مرقوم ہے مگر یہ کہ اگر یہ سورہ سنجا نتا ہو یا نہ ممکن ہو پڑہنا تو اور سورہ مختصر بجای اُنکے پڑہ سکتا ہے یا اگر زبانی یاد نہون تو کلام اللہ دیکہہ کر پڑہ سکتا ہے کہ یہ مضمون بہی اکثر روایات سے مستفاد ہوتا ہے اور بعد فراغ نماز یہ زیارت پڑہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِينَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهُ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

اور بعد ذکر ولادت اور فضائل آنحضرت اگر اس زیارت کو بدون نماز بہی بجا لاوے تو ثواب پاویگا اور یہ زیارت مختصرہ اسواسطے لکہی گئی کہ پڑہنے والے کو گران نگذرے اور بوجہ طول کے

اور زیارت جناب رسالتمآب کا سوائے یوم مبعث و کثیر الاسعاد اور ایام مخصوصہ ہین جو آنحضرت سے تعلق رکھتی ہین بجا لانا مناسب و مستحب ہی تصریح اوسکی یہ ہی

ہفدہم ماہ ربیع الاول ولادت آنحضرت صلعم	بست و ہشتم صفر وفات آنحضرت صلعم	بست و ہفتم رجب روز بعثت آنحضرت صلعم	ہفدہم ماہ رمضان روز فتح جنگ بدر	بستم ماہ رمضان فتح مکہ
ہفدہم ماہ شوال در جنگ احد	بست و چہارم ماہ رجب روز فتح خیبر	بست و چہارم ذیحجہ روز مباہلہ و بعضی بست و پنجم گفتہ اند	شب اول ربیع الاول ہجرت از مکہ بمدینہ	روز دوازدہم ربیع الاول روز دخول مدینہ
پانزدہم رجب شعب ابو طالب سے باہر آئے	نوزدہم جمادی الثانیہ شب حاملہ ہونے حضرت آمنہ کے	بست و یکم ماہ رمضان معراج ہی اور بعضون نے ۹ ذیحجہ لکھی ہی اور بعضون نے سترہوین ربیع الاول لکھی ہی	دہم ربیع الاول روز عقد حضرت خدیجہ	

تمت تمام شد تاریخ ۱۱ ماہ مئی ۱۸۷۶ء بمقام لکھنو محلہ فراشخانہ وزیر گنج مین چھپا

فہرست کتب موجودہ مطبع حسینی اثنا عشری متعلقہ عابد علی رضوی برائے فروخت موجود است

تنبیہ الاطفال ۳/	مظاہر الحق ۱۲/	مجموعہ مسائل جلد مع احکام نماز ۵/	مثنوی زبدۃ التقوی ۴/	مجموعہ مصنفات جمعہ [illegible] ۴/	
تحفۃ الدعوات ۵/	ترجمہ مرثیہ الصلوات ۳/	بعد محمد مہدی ۲/	رسالہ رجب ۶/	العقیدہ محسنی شہید اول ۴/	
تحفۃ المعارفین ۱/	سعر و المومنین	مجالس عابد ۱	،، عابد دوم	روائح القرآن ۵/	حدیقۃ المتقین [illegible] قلمی ۱/
کتاب العقائد توحید ہر چہار حصہ	روضۃ الاحکام	ارشاد و تنبیہ	مرشد المومنین ۴/	مختصر النافع	خلاصۃ مشقیہ محشی
طعن الرماح ۱۰/	تحلیب المکائد				
بارہ امام [illegible] ۴/	[illegible] ۳/	احسن باری [illegible] ۱/	تحفۃ المومنین ۱/	ارشاد العقائد	رحیق مختوم ۲/
زاد المعاد	مولود [illegible]				
زبدۃ التقوی ۴/	منتخب الاعمال ۴/	بین [illegible]	رسالہ تکلیف ۶/	اصول خمسہ ۵/	رسالہ [illegible] ۱/
رسالہ ادعیہ ۱/	مثنوی تحفۃ الہی ۳/				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	دربیان	بیان ذکمیا	۷	۱۴	ہنی	ہین	ایضاً	۲۱	طاعنک	اطاعنک
ایضاً	۶	ہات	ہات ہین	ایضاً	۱۷	ایکبا	ایکبی	۱۳	۵	امیرالمو	امیرالمو
ایضاً	۹	بریچ	بیان	ایضاً	۲۴	پہچانتی	پہونچانی	ایضاً	۹	منفردا	متفردا
ایضاً	۱۵	با	ولادت با	ایضاً	ایضاً	جبین	جنین	ایضاً	۱۱	طمة	طمة
۳	۷	عزو	عزوکار	۸	۱۱	دہود	بہود	ایضاً	ایضاً	دہرا	دہر
ایضاً	۸	خلق	خلق	ایضاً	۲۰	بمطلب	بمصلحت	ایضاً	۱۲	تحللون	تحللون
ایضاً	ایضاً	امیرالمو	اضیرالمو	۹	۱۷	اور	اور جب	ایضاً	۱۳	الا	الا اللہ ما
ایضاً	۹ ۱۰	قسمت آرامی	آرامی ولدک	ایضاً	۲۴	تہین	ہین	ایضاً	۱۴	نرکہا	تاخبرکہا
ایضاً	۱۰	رستی	ستی	۱۰	۳	شریف سے	تشریف	ایضاً	۲۰	اخی	اخر
ایضاً	۱۶	محسن	المحسن	ایضاً	۹	سمجہی	نہ سمجہے	۱۴	۱۳	فیع	اتفیع
ایضاً	۱۷	المحسنین	المحسنین	۱۱	۱	کے مشکن	کے چار	۱۵	۲۰	نسبت	نسیب
ایضاً	۱۹	حذری	خدری	ایضاً	۶	دی گئی	دیکی	۱۶	۱۵	حسبت	خشیت
ایضاً	۲۲	نکبیر	تکبر	ایضاً	۱۷	تعجب	متعجب	۱۸	۴	لوٹ	پلٹ
۵	۲	ب	باب	۱۲	۱	سید	[illegible]	ایضاً	۲۱	الیسی	انسی
ایضاً	ایضاً	خصرت	جب حضرت	ایضاً	۳	جن ین	حن ین	ایضاً	۲۴	ایک	ابن
ایضاً	۸	پشمت	پشت	۱۲	۵	بلادبدن	بلادمدن	۱۹	۱	سمین	کہین
ایضاً	۶	بہر	پر	ایضاً	ایضاً	خللفی	تخللفی	ایضاً	۲	اور	اور جہان
۶	۹	ببلے	سلمے	ایضاً	۶	لحد	تجدلی	ایضاً	۷	اور	اور ایک
ایضاً	۲۴	جابین	ون جابین	ایضاً	ایضاً	نقد سنی	تقدسنی	ایضاً	ایضاً	ٹرکی	ٹکراکی
۷	۸	زبادہ	زیادہ	ایضاً	۱۰	جل بد	حل بد	ایضاً	۹	کسب گنہ	کہ سب انوار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۲۱	قوم اعلام	اپنی قوم سے
ایضاً	ایضاً	اعلام کو	اعلام کر
۲۰	۴	کرینگے	کریں
ایضاً	۶	شبیہ	شبیہ
ایضاً	ایضاً	جبتہ	حلتبہ
ایضاً	ایضاً	عاصر	عاصر
ایضاً	۷	برار راور	برآوردہ ہو سکے
ایضاً	۱۱	منبع	مبلغ
ایضاً	۱۲	تبلاہی دیگا	تبلا دیگا
ایضاً	۱۲	حالا	والا
۲۱	۸	جب	جبت
ایضاً	۱۲	سور	ظہور
ایضاً	۱۳	ین	ہمین
ایضاً	ایضاً	سپندرہ	پسندرہ
ایضاً	۱۸	کہ	کہا
۲۳	۲ و ۳	زبان	زبان اوسکے
۲۴	۷	واجرنا	واخرنا
ایضاً	۱۷	جب	جب یہ خبر
۲۵	۳	ولد البنی	قدروی
۲۶	۱	کی	کو
ایضاً	۳	اوسی	سلی و سکی
ایضاً	۷	سہاوہ	سماوہ
۲۷	۵ و ۶	جہنم	نار جہنم
ایضاً	۸	مجبور	محتون
ایضاً	۱۱	بہنی	اپنی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۱۳	حضرت	آنحضرت
ایضاً	ایضاً	شہطان	شیطان لعین
ایضاً	۱۶	ہواہی	ہوتا ہی
ایضاً	۱۸	پس	اور
ایضاً	ایضاً	حرتی	حرکی
ایضاً	۱۹	پہونچا	پونچھا
ایضاً	ایضاً	تاہنون	چاہتا ہون
ایضاً	۲۵	متبعد	منبور
۲۸	۲	انقتا	علی الفتا
ایضاً	۳	کئی ہین	کی ہی
ایضاً	۵	العین	العینین
ایضاً	۸	شمس	شمس الکف
ایضاً	۹	فی الصعب	فی العلب
ایضاً	۹ و ۱۰	بہم بفارح	مانیقلع
ایضاً	۱۳	اللوع	اللولوع
ایضاً	۱۴	دفو	ذو
۳۰	۲۱	وہان کا	وہان جا
ایضاً	۲۲	آپ	آپکا
۳۱	۵	کے ہی	کی
۳۲	۳	تہی	تہین
ایضاً	ایضاً	انہین کو	کو مخفی
ایضاً	۶	ہوو	ہوئیہ
۳۳	۶	ادم کو رسول	ادم کو رسول اللہ یا بین
ایضاً	۱۵	طعام	طعامہ
۳۴	۳	نعصون	نقضو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۵	گیلا	گیلانی
ایضاً	۲۰	بیچ آسمان	آسمان نہین
ایضاً	ایضاً	احلوثت	احادیث
ایضاً	۲۴	تحقیق کہ	بعضے کہ
ایضاً	ایضاً	سنے والا والاہو	کہ وہی
۳۵	۲۶	حریہ	حبہ
۳۶	۱۵	بہد ادم	عہد ادا
۳۷	۱۵	احال	آجال
۳۹	۱	شہ سبی عین	کیسے
ایضاً	۱۰	لا	ربنا لا
ایضاً	ایضاً	یعنی	یا رخدایا
ایضاً	۱۲	و لا	ربنا
ایضاً	۲۴	نسابت	بسبب
۴۱	۱۲	لا	و لا
۴۲	۳	دانی	بغدادانی
ایضاً	۲۵	ضرری	مروی
ایضاً	ایضاً	ذرت	قرب
۴۴	۱	حمرت	حضرت
ایضاً	۱۲	برابر	نی برابر
ایضاً	ایضاً	شبیہ	شبیہ
ایضاً	۱۸	سی	بیٹھی
۴۵	۱۵	گشت	گذشت
ایضاً	۱۶	نبطل	باطل
ایضاً	۲۰	اعجاب	انتجاب
ایضاً	۲۱	کہنی	[illegible]